

نعمتِ عظمیٰ

175

کشکولِ قلندری

نعمتِ عُظمیٰ

گوشۂ ادب۔ چوک انارکلی
لاہور

کتب بینی سب سے بڑی

عبادت ہے

اور

ماحول سب سے بڑا علم

نعمتِ عظمیٰ

کشکولِ قلندری

شناورِ دریائے معرفت۔ شہبازِ اوجِ حقیقت۔ سجّادہ نشینِ
مسندِ قلندری۔ حضرت مرشدنا سیّد اسد الرحمٰن قدسی مدظلہ العالی

کے

ملفوظات و ارشادات

مرتّبہ

سیّد زمرد حسین شاہ جیلانی

۱۳۷۴ہجری

طبع اوّل

اپریل ۱۹۵۵ء

ہدیہ ——— ۱؍۸عہ

انشاء پریس لاہور

ارشادِ مُرشد

آج پر آشوب و پُر فتن دور میں ہر قلب سلیم ایک قلق

اور اضطراب محسُوس کرتا ہے اور سکُونِ خاطر کا طلبگار ہے۔

ضرُورت ہے کہ اسماءِ باری تعالیٰ عز اسمہٗ کی برکات

و فیضان سے مضطرب قلوب کو تسکین بخشی جائے۔

ہر طالبِ صادق اسماءِ حُسنیٰ سے اطمینانِ قلب

حاصل کر سکتا ہے۔

"اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ"

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

فہرست مضامین

دیباچہ

کشکولِ قلندر میں نعمائے الٰہی ہیں
تسکینِ دلِ مضطر اسمائے الٰہی ہیں

مشہور بات ہے کہ قلندرانِ عالی مقام کے کشکول میں انواع و اقسام کی نعمتیں ہوتی ہیں۔ زہے سعادت و خوش بختی کہ ہمارے واجب الاحترام بھائی جناب سید زمرد حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم اپنے ذوقِ سلیم اور طلب صادق کی بناء بر مرشدِ اعظم حضرت فیض بابا قلندر اعلی اللہ مقامہم کے کشکول سے نعمائے جلیل القدر حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے اور ان نعمتہائے عظیمہ کا ایک نہایت حسین و خوش رنگ گلدستہ سجا کر محفل رندانِ مستِ الست میں پیش کر دیا۔ جس کی نظر افروز سجاوٹ اور جاں پرور مہک نے ایک عالمِ انبساط و نشاط پیدا کر دیا۔

کتاب مستطاب "کشکولِ قلندری" دیکھ دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا، مضامینِ پُر تسکین پڑھ کر طمانیتِ قلبی اور سکونِ خاطر کی مسرت حاصل ہوئی۔ یقین ہے یہ گنجِ گراں مایہ ہر مضطرب قلب کے لئے سرمایۂ تسکین اور ہر مشتاق کے لئے نعمتِ عظمیٰ ہو گا۔

آج مسلمان جس ہولناک مصیبت اور پُر وحشت پریشانی میں مبتلا ہیں اُس سے نجات کا واحد ذریعہ اصلاحِ حال، توبہ و استغفار، اور اسمارِ باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ سے استفاضہ ہو سکتا ہے۔

یہ کتاب نہ صرف شائقینِ وظائف کے لئے ایک تحفۂ بیش بہا ہے بلکہ ہر بیمار کے لئے پیامِ شفار، ہر گم کردہ منزل کے لئے راہ نما، ہر متجسس کے لئے نسخۂ کیمیا اور ہر درد کے لئے اکسیرِ اعظم ہے۔

حضرت مرشدِ اعظم کے عارفانہ ملفوظات اور قلندرانہ ارشادات نہ صرف وابستگانِ سلسلہ کے لئے درسِ ہدایت ہیں۔ بلکہ ہر جویائے حق اور ہر طالبِ صادق کے لئے ایک نعمتِ عظمیٰ ہیں۔

جب کہ جملہ مخلوقاتِ ارضی و سماوی اسمارِ باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ و عزّ اسمہٗ کی تسبیح پڑھ رہی ہے اور تسبیحاتِ اسمار کے انوار سے دُنیا جگمگا رہی ہے تو پھر اہلِ ذوق کیوں محروم رہیں۔

برادرِ مکرّم جناب شیخ عبد السّلام صاحب مدیر گوشۂ ادب۔ لاہور

شکریہ کے مستحق ہیں جو اس کتاب لاجواب کو باہتمام خاص شائع کر رہے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ جل شانہٗ جناب مؤلف اور جناب ناشر کو اجر عظیم عطا فرمائے اور مومنین صالح کو اس سرچشمۂ فیض سے سیراب ہونے کی توفیق بخشے اور اپنے ناموں کی مبارک تسبیحات کے انوار و فیضان سے اُن کے قلوب کو منور و مطمئن فرمائے اور دینی و دُنیاوی مرادیں بر لائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

دعاگو

صوفی حبیب اللہ کشمیری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

پیش لفظ

اسمار باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ سے مجھے اوائل عمر سے ہی اُنس تھا اور ہمیشہ خواص و اسمار کی جستجو رہتی تھی قریباً وہ سب کتابیں میرے مطالعہ سے گذریں جن میں اسمار سے متعلق معلومات تھیں مگر عمل کا کوئی تسکین بخش طریقہ نہ مل سکا۔ سالہا سال اسی جستجو میں گذر گئے۔ بعض بزرگوں کی خدمت میں بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ مگر گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا۔ یہ بات اکثر سُننے میں آتی رہی کہ اسمار الٰہی کے اسرار و معارف اور طریقہ ہائے عمل سے قلندرانِ

حقائق آگاہ ہی صحیح طور سے واقف ہیں کسی مرد قلندر ہی سے مقصد برآری ہو سکتی ہے۔

کسی مردِ قلندر کا ملنا آسان بات نہ تھی۔ امکانی تلاش کے بعد ناکامی نے ہمت پست کر دی۔ مگر شوقِ زیارت کی آرزو دل سے نہ نکل سکی۔ ایک طرف ذوقِ طلب دوسری طرف مایوسی، اسی کشمکش میں وقت گزر رہا تھا۔ کہ حسنِ اتفاق یا میری خوش بختی سے شہسوارِ میدانِ قلندری عارفِ اسرارِ خفی وجلی حضرت مُرشدنا سید اسدالرحمٰن قُدسی مدظلہُ العالی کوہستان کیرتھر کے مقام بولا خان میں رونق افروز ہوئے، زہے سعادت کہ شرفِ زیارت حاصل ہوا، اِدھر ذوقِ طلب کی شدت اُدھر اخلاقِ کریمانہ کی وُسعت، چشمۂ فیض اُبل پڑا، مَیں جب بھی حاضر ہوا روشن ضمیر بزرگ محترم نے میرے مافی الضمیر سے آگاہ ہو کر اسماء الٰہی کے خواص و اسرار اور معارف و حقائق ارشاد فرمائے اور مسلک قلندرانہ کی معلومات و تعلیمات سے بھی مستفیض فرمایا۔ مَیں بیش بہا ملفُوظات کو قلمبند کرتا رہا، آخر میں میرے ذوق و شوق کو دیکھتے ہوُئے مسلک قلندری کی صدری چیز" اور "رادِ قُدسیہ" بھی عطا فرمائے جو متوسّلین سلسلۂ قلندریہ کے لئے مخصُوص ہیں۔ فرمایا۔ "اب وہ وقت نہیں کہ اِن چیزوں کو پوشیدہ اور مخفی رکھا جائے۔ اس پُر آشوب دورِ فتن دور میں جبکہ ہر قلبِ سلیم ایک قلق اور اضطراب محسُوس کرتا ہے ضرورت ہے کہ ایمان کی سلامتی کے لئے اسماء الٰہی کی برکات و فیضان

سے مضطرب قلوب کو تسکین بخشی جائے۔

اِس لئے مَیں اس گنجِ گراں مایہ کو کتابی صُورت میں شائع کرتا ہُوں تاکہ اہلِ ذوق شائقین اور طالبانِ حق الیقین اس چشمۂ فیض سے سیرابی حاصل کریں۔ اور مجھ عاصی کو دعائے خیر میں یاد رکھیں۔

ارشاداتِ گرامی کو مَیں نے سلسلہ وار جمع کیا ہے، اور مضامین پر مناسب و موزوں عنوانات رکھے ہیں، ہر تقریر عارفانہ اسرار اور قلندرانہ رمُوز کا ایک جامع گلدستہ ہے جس میں رنگا رنگ پھُولوں کی ایسی مہک ہے جس سے رُوح میں حیات افزا تازگی اور دل و دماغ میں والہانہ جذبات جوش زن ہوتے ہیں۔

تسبیحاتِ اسمار ایسی نعمتِ عظمیٰ ہیں، کہ ہفت اقلیم کے خزینہ ہائے زر و جواہر بھی ہموزن نہیں ہو سکتے اور نہ گنجینہ ہائے عجائبات و طلسمات اُن کے سامنے کچھ وقعت رکھتے۔ مَیں اس گنجِ مخفی کو باجازت مرشدِ برحق منظرِ عام پر لاتا ہُوں تاکہ عبادِ مخلص اور مومنینِ صالح اس ہولناک و پُرفتن ماحول میں لمحاتِ زندگی سکُون و مسّرت سے گزار سکیں۔

مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو سیدھی راہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خادمِ خلق اللہ
سیّد زمرّد حسین شاہ جیلانی
(گڑھوی کلیری)

تھانہ بولا خان
(سندھ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ

شریعت و طریقت

علومِ اسلامیہ دو قسم ہیں۔ ظاہری اور باطنی۔

ظاہری علوم کو علمِ شریعت کہتے ہیں، تزکیۂ ظاہر علمِ شریعت کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے اس علم کو "علم الیقین" بھی کہتے ہیں۔

باطنی علوم کو علمِ طریقت کہتے ہیں۔ تصفیۂ باطن علمِ طریقت کے بغیر ممکن نہیں اس لئے اس علم کو "عین الیقین" بھی کہتے ہیں۔

شریعت و طریقت لازم و ملزوم ہیں۔ بغیر شریعت کے طریقت

کا حصول محال ہے، شریعت کا عالم باعمل سچّا مسلم حنیف ہوتا ہے
اور طریقت کا عالم باعمل سچّا مومن صالح ہوتا ہے۔

دین و مذہب کی بنیاد کتاب و سنّت پر ہوتی ہے۔ کتاب سے مراد صحفِ سماوی اور سنّت سے مراد اتباعِ انبیاء ہے، آسمانی کتابوں کے احکام پر رسولوں کی اطاعت کے ساتھ عمل کرنا ہی دین و دُنیا کی بھلائی کا موجب ہوتا ہے۔

جس طرح انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسلام شریعت کی تعلیم دیتے ہیں۔ اسی طرح اُن لوگوں کو جن میں ذوقِ سلیم اور طلبِ صادق ہوتی ہے، طریقت کی تعلیم بھی دیتے ہیں، شریعت اور طریقت دونوں کا ماخذ و مبنیٰ کتاب و سنّت ہی ہوتا ہے۔

حدودِ شریعت سے متجاوز اور قیودِ طریقت سے ماورٰی بھی ایک شاہراہ ہے جس کو حق الیقین کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور جس کے اسرار و رموز وہبی طور سے حاصل ہوتے ہیں، اصطلاحاً اس راہ کو معرفت و حقیقت بھی کہتے ہیں۔

اسماءِ حسنیٰ کی تعریفات سے آگاہ ہونا "معرفت" ہے اور تاثرات

اسماء کے اسرار سے آگاہ ہونا "حقیقت" ہے۔

حق الیقین ایک بالکل جداگانہ مسلک ہے۔ طریقۂ قلندریہ کے پیروکار ابتداء ہی سے اس منزلِ علیا میں گامزن ہوجاتے ہیں۔ شریعت و طریقت کا ماحصل بھی حق الیقین ہی ہے۔ سالکانِ راہ طریقت جب باتباعِ طریقت سب مراحل طے کر چکتے ہیں منزلِ حق الیقین ہی میں پہنچتے ہیں۔ اس منزل میں حدودِ شریعت سے متجاوز اور قیودِ طریقت سے ماوریٰ معاملات و حالات پیش آتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما السّلام کا جو قصہ بیان ہوا ہے اُس میں اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے۔

قصہ حضرت خضر و حضرت موسیٰ علیہما السّلام :-

اس قصّہ میں بڑے اہم بصیرت افروز حقائق ہیں :- (سورہ کہف)

حضرت موسیٰ علیہ السلام جلیل القدر پیغمبر تھے اور توریت جیسی جلیل القدر کتاب اُن پر اتری تھی، جسکی تعریف میں ھُدًی وَّنُوْر ارشاد ہُوا ہے۔ جس میں اوامر و نواہی کے سب احکام اور دین و مذہب سے متعلق سب امُور تھے۔ پھر وہ کونسی چیز اور کونسا علم تھا جس کے حصُول

کے لئے ایسے صاحب کتاب پیغمبر کو سفر کی زحمت اس اہتمام سے گوارا کرنی پڑی کہ اپنے نوجوان خادم سے جو ہمسفر تھا کہا۔

"جب تک میں مجمع البحرین تک نہ پہنچ جاؤں رکوں گا نہیں۔ خواہ برسوں چلتا رہوں"

یہ عزم راسخ تو کسی نہایت ہی اعلیٰ و ارفع مقصد و مطلب کے لئے ہو سکتا ہے۔ پھر جب مجمع البحرین تک پہنچے جو حضرت خضر علیہ السّلام کی جائے سکونت تھی تو اس مرد بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ یہ حضرت خضرؑ تھے جنکی تعریف میں فرمایا گیا ہے:۔

"جس کو ہم نے اپنی حضور سے رحمت عطا فرمائی تھی اور اپنی جناب سے علم بخشا تھا" وہ کونسا علم تھا جس سے توریت جیسی کتاب مقدس خالی تھی اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ جیسے مقرب و معزز پیغمبر محروم تھے؟

آسمانی کتابوں میں شریعت و طریقت کے سب احکامات اور اپنے اپنے وقت کی مناسبت سے سب تعلیمات و معلومات ہیں، پھر وہ کونسی تعلیم تھی جس کے حصول کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے حضرت خضر علیہ السّلام سے کہا:۔

"جو علم حق تعالیٰ نے آپ کو بخشا ہے اور جو نعمت آپ کو عطا فرمائی ہے اُس میں سے اگر کچھ مجھے بھی تعلیم فرمائیں تو مَیں آپ کی خدمت میں رہُوں۔"

حضرت خضر علیہ السّلام نے جواب میں فرمایا :-

"آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ آپ حامل کتاب اور صاحبِ شریعت و طریقت ہیں اور مَیں جس راہ کا مسافر ہُوں وہ ان دونوں طریقوں سے مختلف اور جدا گانہ ہے، اور جن حالات و معاملات کی حقیقت سے آپ بے خبر ہوں اُن کے وقوع کے وقت آپ کیسے صبر کر سکتے ہیں۔"

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ انشاءاللہ آپ مجھے صابر پائینگے تو حضرت خضرؑ، حضرت موسیٰؑ کو ہمراہ لے کر دریا کے کنارے کنارے ایک موضع کی طرف روانہ ہو گئے۔ راہ میں حضرت خضرؑ نے ایک ماہی گیر کی کشتی میں سُوراخ کر دیا۔ اس بظاہر بے وجہ نقصان رسانی پر حضرت موسیٰؑ سے صبر نہ ہو سکا اور معترض ہوئے۔ حضرت خضر نے کہا۔ مَیں پہلے ہی آپ سے کہہ چکا ہُوں کہ آپ میرے ساتھ

صبر نہ کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰؑ نے معذرت چاہی اور صبر کا وعدہ کیا۔ مگر آگے چل کر حضرت خضرؑ نے ایک لڑکے کو ہلاک کر دیا۔ اس قتلِ بے جا پر پھر حضرت موسیٰؑ سے نہ رہا گیا اور انہوں نے اس ظالمانہ فعل پر سخت اعتراض کیا۔ حضرت خضرؑ نے کہا۔ میں آپ سے کہہ چکا ہوں آپ جبکہ حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں کسی ایسے کام پر جس کی اجازت آپ کی شریعت نہ دیتی ہو کیسے صبر کر سکتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا اگر اب کسی واقعہ پر بے صبری کا معترضانہ مظاہرہ کروں تو پھر آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا۔ حضرت خضرؑ ایک گاؤں میں داخل ہوئے اور گاؤں والوں سے اپنی ضیافت چاہی، انہوں نے بے اعتنائی برتی۔ مگر حضرت خضرؑ نے اس گاؤں میں ایک مکان کی شکستہ دیوار کو جو منہدم ہونے والی تھی درست کر دیا۔ اس پر حضرت موسیٰؑ نے پھر کہا۔ کہ حضرت آپ نے یہ تو بڑا عجیب، ایثار کیا کہ جس گاؤں کے بدبخت رہنے والے مسافر نوازی سے عاری ہیں اُسی گاؤں میں آپ نے بغیر معاوضہ وہ خدمت انجام دے دی جبکہ اگر چاہتے تو معقول اُجرت لے سکتے تھے۔

حضرت خضرؑ نے کہا۔ اب آپ کا وعدہ ختم ہو چکا۔ اب آپ میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ میں نے جو یہ تین قابلِ اعتراض کام راستہ میں کئے ہیں اللہ کے حکم سے کئے ہیں جنکی حقیقت میں آپ کو بتائے دیتا ہوں۔ چنانچہ حضرت خضرؑ نے تینوں واقعات کی وجہ بیان کر کے حضرت موسیٰؑ کو رخصت کر دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب علم و فضل، صاحب وحی و معجزہ اور صاحب کتاب پیغمبر تھے اور کلیم اللہ امتیازی شان تھی۔ مذکورہ قصہ سے یقیناً یہ سبق ملتا ہے کہ کتاب و سنت کی راہ سے جداگانہ بھی کوئی راہ ہے جس کے طے کرنے کے لئے صبر و استقلال اور خدمت و اطاعتِ مرشد ضروری ہے۔ جس کے حالات حدودِ شریعت سے متجاوز اور جس کے معمولات قیودِ طریقت سے ماورای ہیں ؎

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

یہ راہ بڑی کٹھن ہے۔ دشوار گزار گھاٹیوں، خارزار وادیوں،

ہیبت ناک مناظر، پراسرار عجائبات، محیّرالعقول واقعات، اور جاں گداز مصائب و مشکلات سے بھری پڑی ہے اور قدم قدم پر "امتحانِ دلِ ہر پختہ و خام است ایں جا" کی صدا سنائی دیتی ہے۔

جس طرح شریعت کی اتّباع کے بغیر طریقت کی تکمیل نہیں ہوتی، اسی طرح معرفت کے بغیر منزلِ حقیقت تک رسائی نہیں ہوتی۔ معرفت سے مراد ہے اسماء باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ کا عرفان اور منزلِ حقیقت میں تاثیرات و خواص کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

علمِ لدُنّی

اسمار باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ و عزّ اسمہٗ کی تاثیرات و خواص کے علم کو "علمِ لدُنّی" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جو بارگاہ قدُس سے بندگانِ خاص کو اُن کے اجتبا و اتّقا کی بنا پر عطا ہوتا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کو کل اسمار سکھائے گئے تھے اور اُن کی تاثیرات و خواص کا علم بخشا گیا تھا، جملہ انبیاء علیہم السلام پر بھی اُن کے حسب حال و ضرورت ایک یا چند اسماء کے اسرار منکشف ہوتے رہے۔

حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر

کُل اسمار کے اسرار منکشف ہوئے اور آنحضرت صلعم کے توسّط اور وسیلہ سے اُمّتِ مسلمہ کے مومنین صالحین بھی اس نعمتِ عظمیٰ سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

تجلّیاتِ اسمار ایک فیضانِ الٰہی کا جلوہ ہے جو پاک باطن لوگوں پر منکشف ہوتا ہے اور تاثیراتِ وخواص ایک سرّی چیز ہے جس کے اسرار اہلِ دعوات پر منکشف ہوتے ہیں۔

انبیار علیہم الصّلوٰۃ والسّلام پر وہبی طور سے تجلّیاتِ اسمار متجلّی ہوتی ہیں اور تاثیرات وخواصِ اسمار کے اسرار منکشف ہوتے ہیں۔ عبادِ مخلصین پر اُن کے زُہد وتقویٰ اور عبادت ومجاہدہ کی بنا پر اُن کی صلاحیت واستعداد کے بموجب اسمار الٰہی کی تجلّیات جلوہ ریز ہوتی ہیں اور اہلِ دعوت پر اُن کے کسب وریاضت کے مطابق تاثیرات وخواصِ اسمار کے اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔

اسمار کے مطالب کی وسعت وہمہ گیری لفظی معانی میں محدود نہیں، کیونکہ ہر اسم صفت جامع جمیع صفات ہے۔

جس طرح اسمار میں ایک اسم اعظم ”اللہ“ ہے کہ سب

اسماء کی ضمیر اُسی کی طرف راجع ہوتی ہے جیسے اسم ذات بھی کہتے ہیں، اسی طرح صفات میں ایک صفتِ اعظم "سُبحانَ" ہے کہ ہر صفت کی ضمیر اُس کی طرف راجع ہے اور یہی صفتِ خاص بھی کہلاتی ہے۔

جب اسم اعظم اور صفتِ اعظم کے ساتھ اسماء حُسنیٰ کی تسبیح پڑھی جاتی ہے اسماء حُسنیٰ کا فیضان مثل بارش برسنے لگتا ہے۔

فیضان کی دو قسمیں ہیں۔ تجلّیات اور تاثرات:

تجلّیاتِ اسماء:

پاک باطن لوگوں کو جب انشراح صدر ہوتا ہے تو اسماء حُسنیٰ کی تجلّی کا مشاہدہ ہوتا ہے، ایک ایک اسم متجلّی ہوتا ہے اور کائنات کے ہر ہر ذرّہ میں فیض رسانی مشہود ہوتی ہے۔

تجلّیات کی تشریح الفاظ میں ممکن نہیں یہ رُوحانیت کا معاملہ ہے جو اہل باطن مشاہدہ کرتے ہیں، جب اذکار و اشغال اور افکار و مراقبات کی تکمیل ہوتی ہے۔ اُس وقت یہ رُوحانی مناظر چشم باطن پر ظاہر ہوتے ہیں۔

تاثیراتِ اسماء دو قسم ہیں۔ تاثیراتِ جاریہ اور تاثیراتِ حالیہ:-

تاثیراتِ اسماء:-

تاثیراتِ جاریہ کا سلسلہ ازل سے ابد تک ہے، اور تاثیراتِ حالیہ اہلِ دعوات کی استدعا پر ظہور میں آتی ہیں۔

تاثیراتِ حالیہ کی ذیل میں خواصِ اسماء زیرِ بحث آتے ہیں، خواصِ اسماء کا ظہور انفس میں بھی ہوتا ہے اور آفاق میں بھی۔ فیض النفسی کے لئے اعظم الاسماء کی شناخت ضروری ہوتی ہے، طریقہ یہ ہے کہ تین دن باروزہ معتکف ہو کر خواب اور حوائج و نماز کے بعد پورے اسمارِ حسنیٰ پڑھے جاتے ہیں۔ اسی اثناء میں کسی ایک اسم سے مناسبت خصوصی ظہور میں آتی ہے۔ یعنی اُس اسم کو پڑھتے وقت ایک خاص کیفیت قلب پر طاری ہوتی ہے، اُس شخص کے لئے وہی اسم اعظم الاسماء ہوتا ہے۔

جب اعظم الاسماء معلوم ہو جائے تو صبح و شام اسمارِ حسنیٰ کی تسبیح پڑھتے وقت اس اسم کی ستر بار تکرار کیا کریں۔ حسبِ حال و ضرورت فیض و برکت کا ظہور ہوتا رہے گا۔

دعوت کے لئے چالیس دن کا اعتکاف ضروری ہوتا ہے۔ روزہ وخلوت کے ساتھ روزانہ اسم اعظم کو تیس ہزار بار پڑھا جاتا ہے۔ ایک چلّہ میں بارہ لاکھ کی تعداد پوری کی جاتی ہے۔ اعظم الاسماء کی دعوت کے لئے ہر اسم کا نصاب بارہ لاکھ ہے۔

کسی صاحبِ دعوت بزرگ سے اجازت حاصل کر کے دعوت میں مشغول ہونا چاہیئے۔ اثناءِ دعوت میں بعض نہایت پُر جلال مناظر نظر آتے ہیں جن سے غیر معمولی رُعب قلب پر طاری ہو جاتا ہے اور زبان بند ہو کر دعوت ناتمام رہ جاتی ہے، اس لئے کسی کامل کے زیرِ سایہ تکمیل دعوت کی جائے۔

دعواتِ اسماء دو قسم ہیں :- دعواتِ خاصّہ - دعواتِ عامّہ -

دعواتِ خاصّہ :-

دعواتِ خاصہ کی بھی دو قسم ہیں۔ ایک تو تاثیراتِ اسماء سے اپنی ہستی اپنی شخصیّت اپنی ذات کو متأثر وفیضیاب کرنا، اس دعوت کی تکمیل کے لئے پہلے اعظم الاسماء (اسمِ اعظم) کی شناخت ضروری ہے، پھر شرائط کے ساتھ چالیس دن میں بارہ لاکھ کی تعداد پوری کرنا ہے۔

یہ دعوتِ انفسی ہے۔

دعواتِ خاصّہ کی دوسری قسم میں ماحول کو متأثر کرنا یعنی اپنی ہستی۔ شخصیّت۔ ذات سے علیٰحدہ گردوپیش میں اثرانداز ہونا یہ دعوتِ آفاقی ہے۔ اس دعوت کے لئے دو اسم مِلا کر پڑھے جاتے ہیں۔ چالیس دن باشرائط بارہ ہزار بار روزانہ پڑھنے سے مطلُوبہ تاثیرات ظاہر ہوتی ہیں۔

دعواتِ عامّہ :-

دعواتِ عامّہ بھی دو قسم ہے، ایک تو پُورے اسمارِ حسنیٰ کی دعوت دوسرے کسی خاص اسم کی دعوت کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس دن تک روزانہ بے ناغہ باشرائط تین سو ساٹھ بار پڑھیں۔ بعد چلّہ صبح و شام ایک ایک بار پڑھا کریں۔ تاثیرات کا ظہُور ہوتا رہے گا۔

اگر کسی خاص اسم کو پڑھنا چاہیں تو اُسکی دعوت کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس دن تک بے ناغہ روزانہ باشرائط ایک ہزار سات سو پچاس بار پڑھیں۔ بعد چلّہ روزانہ ستّر بار ورد کریں۔ ہمیشہ معمُول رکھیں۔ تاثیرات کا ظہور ہوتا رہے گا۔

معارفِ اسماء

باری تعالیٰ جل جلالہٗ و عزّ اسمہٗ کے جتنے بھی اسماء قرآن مجید میں آئے ہیں وہ سب ہی اسماء حسنیٰ ہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ — اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اُس کے

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔ — سب نام اچھے اور پاک ہیں۔

اسماء سے متعلق بندوں پر تین چیزیں فرض کی گئی ہیں۔ تسبیح دُعا۔ ذکر۔ اس اعتبار سے اسماء حسنیٰ مراتب میں منقسم ہیں۔

۱۔ تسبیح کے لئے یہ حکم ہے:۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ اپنے پروردگار کے نام کی تسبیح پڑھو۔ آسمانوں اور زمین کی سب مخلوقات اسمائ

حسنیٰ کی تسبیح پڑھتے ہیں۔

لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
آسمانوں اور زمین کی سب مخلوقات اسمار حسنیٰ کی تسبیح پڑھتے ہیں۔

وہ اسمار حسنیٰ جن کی تسبیح پڑھی جاتی ہے اسمار اعلیٰ اور اسمائے تسبیحی کہلاتے ہیں۔ تسبیح۔ تحمید۔ اور تہلیل کے ساتھ دو اسم ملا کر پڑھے جاتے ہیں۔

۲۔ دعا کے لئے یہ حکم ہے:۔ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا سب اچھے اور پاک نام اللہ کے ہیں۔ پس ان ہی پاک ناموں سے اُس کو پکارو اور دعا مانگو۔

وہ اسمار حسنیٰ جو بطور دعا پڑھے جاتے ہیں اسمار تجلّی اور اسمائے دعائی کہلاتے ہیں۔ ایک ایک اسم حرف ندار کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اصحاب طریقت اسمار دعائی صبح وشام پڑھتے ہیں۔ یہی اسمار پاک باطن لوگوں پر متجلّی ہوتے ہیں۔ یہ اسمار تعداد میں ۶۷ ہیں۔ ایک اسم ذات ہے اور ۶۶ صفاتی اسمار ہیں جو اسم ذات کی نورانی روشنی میں بالترتیب متجلّی ہوتے ہیں۔

يَا اَللّٰهُ - يَا رَحْمٰنُ - يَا رَحِيْمُ - يَا مَلِكُ -
يَا قُدُّوْسُ - يَا سَلٰمُ - يَا مُؤْمِنُ - يَا مُهَيْمِنُ -
يَا عَزِيْزُ - يَا جَبَّارُ - يَا مُتَكَبِّرُ - يَا خَالِقُ -
يَا بَارِئُ - يَا مُصَوِّرُ - يَا بَدِيْعُ - يَا قَادِرُ - يَا حَفِيْظُ -
يَا قَوِيُّ - يَا رَبُّ - يَا اَحَدُ - يَا صَمَدُ - يَا وَاحِدُ -
يَا قَهَّارُ - يَا وَهَّابُ - يَا رَزَّاقُ - يَا فَتَّاحُ - يَا غَفَّارُ -
يَا اَوَّلُ - يَا اٰخِرُ - يَا ظَاهِرُ - يَا بَاطِنُ - يَا نُوْرُ -
يَا عَلِيْمُ - يَا شَهِيْدُ - يَا حَكِيْمُ - يَا لَطِيْفُ - يَا خَبِيْرُ -
يَا سَمِيْعُ - يَا بَصِيْرُ - يَا حَلِيْمُ - يَا غَفُوْرُ - يَا شَكُوْرُ -
يَا عَلِيُّ - يَا عَظِيْمُ - يَا كَرِيْمُ - يَا رَءُوْفُ - يَا كَبِيْرُ -
يَا مَجِيْدُ - يَا وَدُوْدُ - يَا قَرِيْبُ - يَا مُجِيْبُ -
يَا حَقُّ - يَا وَلِيُّ - يَا حَمِيْدُ - يَا وَكِيْلُ - يَا قَدِيْرُ -
يَا تَوَّابُ - يَا عَفُوُّ - يَا غَنِيُّ - يَا جَامِعُ - يَا رَقِيْبُ -
يَا مُقِيْتُ - يَا حَسِيْبُ - يَا بَرُّ - يَا وَاسِعُ - يَا حَيُّ -
يَا قَيُّوْمُ - اِسْتَجِبْ دَعْوَتِيْ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى وَ

بِاَعْظَمِ اَسْمَآئِکَ۔

۳۔ ذکر کے لئے یہ حکم ہے:۔ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ اپنے ربّ کے نام کا ذکر کرو۔ کس نام کا ذکر کریں؟۔ اُذْکُرُوا اللّٰہَ اسم ذات "اَللّٰہُ" کا ذکر کرو۔

ذکر کے لئے اسم ذات "اَللّٰہُ" مخصوص ہے۔ طریقت میں ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ ذکر قلبی۔ ذکر نفسی۔ اصحاب طریقت پاس انفاس میں اسم ذات کو جاری کرتے ہیں اور اسی مُبارک اسم کو قلب میں قائم کرتے ہیں۔ جب ذکر اسم ذات جاری ہو کر قائم ہو جاتا ہے اور اسم ذات کی نورانی روشنی میں اسماء حسنیٰ میں سے ایک ایک اسم متجلّی ہوتا ہے۔ اصحاب حقیقت بھی اسم ذات ہی کو نظر میں جما کر تسبیحات اسماء پڑھتے ہیں اور اسی کی برکت سے اسماء کے خواص و تاثیرات کے اسرار منکشف ہوتے ہیں۔

ذکر کی تیسری قسم ذکر لسانی بھی ہے۔ زبان سے جو کچھ پڑھا جائے۔ وہ سب ذکر لسانی کی ذیل میں ہے۔

وہ اسماء جو بطور اضافت وصف قرآن مجید میں آئے ہیں۔ اسماء

توصیفی کہلاتے ہیں۔ یہ ہیں:۔

رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُوالْعَرْشِ۔ مٰلِکُ الْمُلْکِ۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ اَلْمُتَعَالُ۔ اَلْمُسْتَعَانُ۔ اَلْمُقْتَدِرُ۔ اَلْخَلّٰقُ۔ اَلْعَلَّامُ۔ اَلْمَتِیْنُ۔ اَلْمُبِیْنُ۔ اَلرَّشِیْدُ۔ اَلنَّصِیْرُ۔ اَلْقَاہِرُ۔ اَلشَّاکِرُ۔ اَلْفَاطِرُ۔ اَلْمَوْلٰی۔ اَلْاَعْلٰی۔ اَلْعَالِمُ۔ اَلْحَافِظُ۔ اَلْمَالِکُ۔ اَلْمُحِیْطُ۔ اَلْمَلِیْکُ۔ اَلرَّفِیْعُ۔

اِن اسمارِ توصیفی میں تین نام اسمارِ تجلّی میں شامل ہیں۔ رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ۔ ذُوالْعَرْشِ۔ مٰلِکُ الْمُلْکِ۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پہلے اور دوسرے نام کی تجلّی صرف انبیارِ علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے لئے مخصوص ہے۔ تیسرے اسم کی تجلّی قیامت کے دن عام ہوگی۔

توصیفی اسمار میں سے ۱۶ نام تسبیحی اسمار میں شامل ہیں۔ اَلْمُسْتَعَانُ۔ اَلْمُتَعَالُ۔ اَلْحَافِظُ۔ اَلنَّاصِرُ۔ اَلْمُقْتَدِرُ۔ اَلْخَلّٰقُ۔ اَلْعَلَّامُ۔ اَلْمُبِیْنُ۔ اَلْمَتِیْنُ۔ اَلرَّشِیْدُ۔ اَلنَّصِیْرُ۔ اَلْقَاہِرُ۔ اَلْمُحِیْطُ۔ اَلْمَالِکُ۔ اَلْمَلِیْکُ۔ اَلرَّفِیْعُ۔

وہ اسماء جن کے مشتقات قرآن مجید سے اخذ کئے گئے۔ اسمائے اضافی کہلاتے ہیں، یہ ہیں :-

اَلْقَابِضُ - اَلبَاسِطُ - اَلْمُعِزُّ - اَلْمُذِلُّ - اَلبَاعِثُ
اَلْمُبْدِئُ - اَلْمُعِیْدُ - اَلْمُغْنِیْ - اَلْوَارِثُ - اَلْهَادِیْ -
اَلْوَالِیْ - اَلْبَاقِیْ - اَلْمُنْعِمُ - اَلْحَاکِمُ - اَلْغَافِرُ - اَلْقَابِلُ -

وہ اسماء جن کے مادّے قرآن مجید میں ہیں۔ اسماء وضعی کہلاتے ہیں، یہ ہیں :-

اَلرَّافِعُ - اَلْعَدْلُ - اَلْحَکَمُ - اَلْمُحْصِیْ - اَلْمُحْیِیْ
اَلْمُمِیْتُ - اَلْمُقْسِطُ - اَلْمُنْتَقِمُ - اَلضَّارُّ - اَلنَّافِعُ -
اَلشَّافِیْ - اَلْمُعْطِیْ - اَلنَّعِیْمُ - اَلْخَافِضُ - اَلْمَانِعُ -
اَلصَّبُوْرُ - اَلْعَالِیْ - اَلْجَلِیْلُ - اَلْوَاجِدُ - اَلْمَجْدُ -
اَلْمَاجِدُ - اَلْقَدِیْمُ - اَلْمُقَدَّمُ - اَلْمُؤَخَّرُ - اَلسَّتَّارُ -
اَلْقَائِمُ - اَلدَّائِمُ - اَلْاَزَلِیُّ - اَلْاَبَدِیُّ -

فیضانِ اسمارِ حُسنیٰ

کائنات کے ذرّہ ذرہ اور قطرہ قطرہ میں اسمارِ حسنیٰ کے فیضان کا جلوہ ہے، جملہ مخلوقات اسمارِ حسنیٰ کی تسبیح پڑھ رہی ہے، اصحابِ مجاہدہ خواہ اہلِ طریقت ہوں یا اہلِ حقیقت، اہلِ ریاضات ہوں یا اہلِ دعوات سب اسمارِ حسنیٰ ہی سے فیض حاصل کر رہے ہیں۔

انبیار علیہم الصّلوٰۃ والسلام پر بھی اسمارِ حسنیٰ ہی کے اسرار منکشف تھے کسی پر چند اسم کے اسرار ہویدا تھے۔ حضرات انبیاؑ کو تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ وعزّ اسمہٗ کی جناب سے جو اسم عطا ہوتا ہے وہ اُن کے لئے اعظم الاسمار (اسم اعظم) ہے اور اُسی کی روشنی میں سب اسمار کی تجلّیات و تاثیرات مشاہدہ ہوتی ہیں۔

جس طرح اسم ذات اَللّٰہ کی تجلی میں تمام اسماء ایک ایک متجلّٰی ہوتے ہیں۔ بعض صلحاء پر صرف اسمِ ذات ہی تجلّٰی فرما ہوتا ہے۔ بعض پر چند اسم متجلّٰی ہوتے ہیں۔ بعض پر "قیُّوم" تک سب اسماء کا جلوہ مکشوف ہوتا ہے۔ اسی طرح تاثیراتِ اسماء بھی اسمِ ذات ہی کی روشنی میں مشہُود ہوتی ہیں کسی پر ایک اسم کسی پر چند اسم کی تاثیرات اور اُن کے اسرار جس قدر کہ منظورِ الٰہی ہوتا ہے مشہُود ہوتے ہیں۔

انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کو سب اسماء حسنیٰ کی تجلّیات کا مشاہدہ ہو کر اسم اعظم "رَفِیعُ الدَّرَجَات" کی تجلّٰی بھی مکشُوف ہوتی ہے۔ غیر نبی پر اس تجلّٰی اعظم کا انکشاف نہیں ہوتا۔

حضراتِ انبیاء پر جس طرح اسماء الٰہی سب ایک ایک کر کے متجلّٰی ہوتے ہیں۔ اسی طرح تاثیراتِ اسماء بھی ایک ایک کر کے مشاہدہ ہوتی ہیں۔ مگر خواص و تاثیرات کے اسرار سب اسماء کے ظاہر نہیں ہوتے۔ کسی پر ایک اسم کے اور کسی پر اسی اسم کی روشنی میں چند اسم کے اسرار ظاہر فرمائے جاتے ہیں۔ حضرت

نوح علیہ السّلام پر " اَلْوَاحِدُ الْقَہَّارُ " کے اسرار ظاہر ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر " اَلسَّلَامُ الْمُؤْمِنُ " حضرت سلیمان علیہ السلام پر " اَلْعَزِیْزُ الْوَہَّابُ " حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر " اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ " سب انبیاء کو کوئی نہ کوئی اسم عطا ہوا۔ حضرت نبی آخر الزّمان صلی اللہ علیہ وسلم پر سب اسماء آثار و خواص ظاہر فرمائے گئے۔ تاکہ قیامت تک ذاتِ گرامی کے وسیلہ سے اہل استعداد و صلاحیّت مستفیض ہو سکیں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی رضؓ اس کا دروازہ ہے " اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا "

حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین حضرت محمّد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ نے اپنے سب اسماء کا علم عطا فرمایا تھا۔ یعنی اسماء کی معرفتِ خواص اور حقیقتِ تاثیر منکشف فرماکر اُن کے اسرار ہویدا فرمائے تھے۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ کو اِس علمِ لدنّی سے کماحقہٗ آگاہ فرما کر نہ صرف بابِ علم ہی قرار دیا۔ بلکہ واہبات لدنیہ اُن کے مبارک سینہ میں بھر کر مظہر العجائب والغرائب بنا دیا اور رہتی دُنیا تک کے لئے امام المشارق والمغارب قرار دیکر اولادِ اطہار کو امامت و خلافت کا حقدار اور بابِ علم کا امین و کلید بردار ہونے کا شرف بخشا۔

وہ علم لدنّی جس کا شہر ذات نبی کریم اور دروازہ سینۂ حیدرؓ تھا۔ صرف سادات کرام ہی کے لئے مخصوص ہے۔ اِس نعمتِ عظمیٰ سے کماحقہٗ کوئی فردِ بشر سوائے سیّدنا علیؓ کے شرف یاب نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ علم اسرار اولاد اطہار حیدرِ کرارؓ تک ہی محدود ہے۔ اُمّتِ مسلمہ میں سے جو صالح بندے اہل و مستحق ہوتے ہیں انہیں کوئی مسند امامت و خلافت پر مامور فرزند علی ایک اسم بخش دیتا ہے۔

خاندانِ سیادت کے کسی صاحبِ مسند خلافت و امامت بزرگ سے جب کوئی اسم اعظم مع اسرار کسی خوش قسمت کو عطا ہوتا ہے

تو اُس شخص کے لئے وہ ایک نعمت عظمیٰ ہوتی ہے۔

وہ اسماء جو بعض اہلِ علم نے قرآن مجید کی آیاتِ کریمہ سے مشتقات اور مادے مستخرج کر کے بنائے ہیں۔ اسماء اضافی اور اسماء وضعی کہلاتے ہیں، اسماء حُسنیٰ میں شامل نہیں ہیں۔ نہ اُن کا شمار اسماء تسبیحی میں ہے نہ اسماء دعائی میں۔ بعض لوگوں نے اپنے وظائف و اوراد میں ان اضافی اور وضعی اسماء کو بھی اسماء حسنیٰ کے ساتھ شامل کیا ہے۔

طُرق و سَلاسِل

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چار سو اصحابِ صُفہؓ نے طریقت کی تعلیم حاصل کی۔ ان میں سے اکثر صحابہ سے سلسلہ جاری ہُوا، یہ تمام سلاسل جو اصحابِ صُفہؓ سے جاری ہُوئے اطرافِ عالم میں پھیلے ہُوئے ہیں۔ سب اہلِ طریقت خواہ وہ کسی بھی سلسلہ کے وسیلہ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے وابستہ ہوں اور منزلِ مقصود تک پہنچکر انعاماتِ ربّی سے سرفراز ہو چکے ہوں قرآنی اصطلاح میں ان کا شمار صالحین میں ہے۔

اصحابِ صفّہ کے علاوہ خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ سے بھی طریقت کا سلسلہ جاری ہے جو طریقۂ صدیقیہ سلمانیہ کہلاتا ہے۔ حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ سے بھی طریقت کے سلسلے جاری ہوئے جو بتوسّط حضرات حسنینؓ رضی اللہ عنہما اور حضرت شیخ حسن بصری علیہ الرحمۃ و حضرت عبد العزیز مکّی علیہ الرحمۃ اور بعض دیگر حضرات سے اطرافِ عالم میں پھیلے۔ سلسلۂ صدیقیہ کی ایک شاخ بتوسّط حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ ہند میں نقشبندیہ کے نام سے مشہور ہے جسکے متعدّد خانوادے ہیں، ممالک اسلامیہ ایران - عراق - حجاز - شام - مصر - ترکستان اور افریقہ میں سلسلۂ صدیقیہ کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔

حضرت سیدنا ابا بکر صدّیق رضی اللہ عنہ سے طریقت میں بہت لوگ فیضیاب ہوئے۔ مگر سلسلہ حضرت سلمان فارسیؓ سے جاری ہوا ہے۔ حضرت آقائے قلندراں پیشوائے ابدالان خادمِ خاص حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم مؤذّن

باذن اللہ بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے نسبت قلندریہ صدیقیہ حاصل تھی۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے حضرت سعید حبشی قدس سرہٗ فیضیاب ہوئے۔ جو حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے نسبت قلندریہ حیدریہ میں بھی شرف یاب ہوئے تھے اور جن سے دُنیائے اسلام میں روحانیت کی روشنی پھیلی۔

منقول ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر "ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ" کے اسرار منکشف ہوئے تھے۔

تجلیاتِ اسمار کا انکشاف اصحاب طریقت کو ہوتا ہے اور تاثیراتِ اسما کا مشاہدہ اصحاب معرفت کو ہوتا ہے۔

اصحاب طریقت جب مجاہدہ میں مشغول ہوتے ہیں۔ اسمارِ حسنیٰ کی تجلّیات منجلی ہوتی ہیں۔ اسم اعظم "اللہ" کی تجلّی میں ایک ایک اسم کی تجلّی جلوہ افروز ہوتی ہے۔ سب سے آخر میں جب اسم قیوّم کی تجلّی ہوتی ہے تو روشنی قلب میں قائم ہو جاتی ہے۔

"معرفت" سے مراد ہے اسماءِ حسنیٰ کا عرفان یعنی اسماء کے خواص کو پہچاننا اور "حقیقت" سے اسماء کی تاثیرات کا مشاہدہ مراد ہے۔

خواصِ اسماء کا پورا علم تو محال ہے۔ کیونکہ یہ اسرارِ الٰہی ہیں اہل دعوات پر ان کے حوصلہ، ظرف، استعداد، اور صلاحیت کے مطابق اسرار منکشف ہوتے ہیں۔ اہل دعوات جب کامل ہوتے ہیں مستجاب الدعوات کا درجہ حاصل کرتے ہیں۔ جن کو قرآنی اصطلاح میں اولیاء اللہ کہا گیا ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مقام قلندری حاصل تھا وہ مستجاب الدعوات کے درجہ تک پہنچے تھے اور ولی اللہ کے مرتبہ پر فائز تھے اور کیوں نہ ہوتے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص اور حضرت سیدنا ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فیض یافتہ تھے۔

حضرت سعید حبشی قدس سرہٗ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نسبتِ قلندریہ صدیقیہ میں مشرف ہوئے تھے اور حضرت سیدنا

امام حسن رضی اللہ عنہ سے بھی نسبت قلندریہ حیدریہ میں فیضیاب تھے۔

سلسلۂ عالیہ قلندریہ کے فیوض و برکات سے اکثر اصحابِ طریقت بھی مشرف ہوئے ہیں اور اُن سے بھی سلسلہ جاری ہؤا ہے۔

کوئی مانے یا نہ مانے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے جو تعلق حضرت سیدنا ابابکر صدّیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو تھا۔ وہ کسی کو بھی نہ تھا، صحیح معنوں میں یہی دو ہستیاں مسندِ خلافت و امامت کی اہل و مستحق تھیں اور ان ہی دو مبارک ہستیوں سے وہ نسبت وابستہ ہے جسے "قلندری" کہتے ہیں۔

قلندری ایک نسبت ہے جو بتوسّط حضرت نبی کریم ؐ بندے کو اپنے رب سے قریب کر کے مقامِ رضا تک پہنچا دیتی ہے۔ اس کی حقیقت کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ قال نہیں حال ہے۔

معراج کی شب میں یہ نعمت خاص عطا ہوئی تھی، سدرۃ المنتہیٰ پر جب رویت آیاتِ کبریٰ ہوئی اسرار اسماء الٰہی سدرہ پر چھائے ہوئے تھے، نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی، تاثیراتِ اسماء کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں بعد معراج حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس نعمت عظمیٰ یعنی برکاتِ اسماء حسنیٰ سے حضرت سیدنا ابابکر صدّیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو مشرف فرمایا۔

اس نسبت عُلیا میں حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ وابستہ ہوئے۔ اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے حضرات حسنین رضی اللہ عنہما شرف یاب ہوئے۔

حضرت سعید حبشی قدس سرہٗ کو حضرت بلال رضؓ اور حضرت سیدنا امام حسن رضؓ سے فیض حاصل ہو کر سلسلہ قلندریہ صدیقیہ جاری ہوا جس کی شاخیں شام و حبش اور مصر و حجاز میں پھیلی ہوئی ہیں۔

سلسلۂ قلندریہ حیدریہ حضرت سید الشہداء امام الاولیا حسین رضی اللہ عنہ سے جاری ہوا۔ جس کی شاخیں دُنیائے اسلام میں پھیلی ہیں۔

ساری دنیا کے حیدری قلندر سب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے وابستہ ہیں۔ صدیقی قلندر بھی بواسطۂ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے وابستہ ہیں۔ گویا جملہ قلندر نسبت علوی ہی رکھتے ہیں۔ شرفِ اوّلیت کے سبب نسبتِ صدیقی سے وابستگی باعثِ سعادت ہے۔

تعلیماتِ قلندریہ

طریقۂ قلندریہ میں داخل ہونے کے لئے چھ باتیں ضروری ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بات بھی ناقص ہوگی تو منزلِ مقصود تک پہنچنا محال ہے:۔

عقائد صحیحہ۔

اعمالِ صالحہ۔

اخلاقِ حمیدہ۔

معاملاتِ پسندیدہ۔

اطاعتِ مرشد۔

صبر و استقلال۔

مذکورہ امورِ ستہ کی تصحیح و تصدیق و تکمیل کے بعد مشغولِ دعوات ہونا چاہیئے۔

شرائط دعوات :۔

دعوات میں مشغول ہونے کے لئے تین شرطیں ضروری ہیں۔ اگر ان میں سے ایک شرط بھی ناقص ہو گی تو کامیابی نہ صرف ناممکن بلکہ نتائج نہایت خطرناک اور خراب ہوں گے :۔

۱۔ جگہ، لباس، بدن کا پاک و صاف ہونا۔

۲۔ زبان و دہن کو جھوٹ، غیبت، فضول بکواس، اور بے ضرورت گفتگو سے باز رکھنا۔

۳۔ ماکولات و مشروبات میں شکم کو ہر مکروہ، غلیظ، گندہ، ثقیل، دیر ہضم، مشتبہ، ناجائز، صدقہ، خیرات، اور قرض سے پاک و صاف رکھنا۔

طریق دعوت :۔

دعواتِ اسماء کے دو طریقے ہیں۔ جہری و سرّی۔

زبان کی حرکت اور آواز کے ساتھ پڑھنا جہری ہے۔ بغیر آواز کے پڑھنا سرّی ہے، سرّی بھی دو قسم ہے، بغیر آواز کے زبان کی حرکت کے ساتھ پڑھنا یا بغیر آواز اور بغیر زبان کی حرکت کے صرف دل میں پڑھنا۔

دونوں طریقوں میں سے جس طریقہ سے رغبت ہو اُسے اختیار کیا جائے۔ خواہ جہری طریقہ اختیار کریں یا سرّی۔ حروف و تلفظ کو صحیح مخرج سے ادا کریں اور گنتی پوری کرنے کے خیال سے عجلت اور تیزی سے نہ پڑھیں بلکہ نہایت سکون و اطمینان سے پڑھیں۔

جہری دعوات میں اصواتی شکلیں نمودار ہوتی ہیں جو عرفِ عام میں موکّلات کے نام سے موسُوم ہیں۔

سرّی دعوات میں معنوی جلوے نظر آتے ہیں جو عرف عام میں روحانیات کے نام سے موسُوم ہیں۔

ضبط و ہمّت نہ ہو تو خللِ دماغ کا اندیشہ ہے۔

دعوات میں تندرست و توانا اور نہایت قوی القلب

اشخاص کو مشغول ہونا چاہیئے جن کی عمر چالیس سال سے متجاوز نہ ہو۔

دعوات مرشد کی خدمت میں ادا کی جائیں تو بہتر ہے۔ ورنہ مرشد سے قلبی رابطہ قائم رکھیں ؎

دست پیر از غائباں کوتاہ نیست
دستِ او جز قبضۂ اللہ نیست

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

وہ لوگ جن کی جوانی دُنیاوی لغویات میں گزری جب کسی کام کے نہ رہے تو مسجد و مصلیٰ نظر آیا۔ ہرگز دعوات کا قصد نہ کریں۔ ان لوگوں کو صرف استغفار اور دعائے خاتمہ بالخیر میں وقت گزاری کرنی چاہیئے۔ دعواتِ حق تو جوانِ صالح اور اولوالعزم و باہمت پاکبازوں کے لئے ہیں۔

رموزِ دعوت :۔

اسم کو بار بار دہرانے سے تکرار لفظی کے سبب تاثیر پیدا ہوتی ہے اور الفاظ و حروف کے سُلب سے معانی جوش کے ساتھ اُبلنے

لگتے ہیں جیسے مسلسل رگڑ سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔
ہر اسم کے ماتحت ستر مخفی قوتیں ہیں جن کو خواہ مؤکلات
کہو یا رجال الغیب سمجھو، صاحب دعوت کے گرد و پیش ان کی
برکات کا ظہور ہوتا ہے۔

مسلکِ قلندرانہ

مذہب کی بنیاد پانچ عقیدوں پر ہے ۔ اللہ پاک کی ذات و صفات کی تقدیس و یکتائی کا صدق دل سے اقرار اور مشرکانہ و ملحدانہ ہمہ قسم کے جلی و خفی اعتقادات سے انکار ۔ ملائکہ کے وجود کو تسلیم کرنا اور نظام کائنات پر اُن کو مامور یقین کرنا ۔ آسمانی کتابوں اور اُن کے جملہ احکام کو صحیح جاننا ۔ جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو سچا پیغمبر ماننا ۔ قیامت، حشر اجساد، عذاب و ثواب، دوزخ و جنت اور جملہ معاملات آخرت پر ایمان رکھنا ۔

مذکورہ پانچ عقیدے ہر قلندر کی رُوح رواں ہیں۔ اعمال کے بارے میں قلندری مسلک یہ ہے کہ وہ قرآن کو آخری کتاب اور اُس کے تمام اوامر و نواہی کو جن کے صاف و صریح احکام موجُود ہیں واجب العمل سمجھتے ہیں اور اُس کے منکر کو گمراہ جانتے ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر اور جملہ مخلوقات میں سب سے افضل و اشرف یقین کر کے ان کو اپنا دینی و دنیاوی، ظاہری و باطنی، جسمانی و روحانی پیشوا، مقتدا، اور ہادی جانتے ہیں اور اُن کی اتباع میں ہی نجات اخروی کو مضمر سمجھتے ہیں۔ عبادات و معاملات میں مجتہدین کے خود ساختہ فقہی مسائل کو واجب التعمیل نہیں سمجھتے۔ نہ انکی صحّت پر یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ فقہا خود باہم متفق نہیں۔

کتاب و سنت کی وہ راہ جو فقہا و محدثین کی خود ساختہ اور مجتہدین کے زورِ طبع کا نتیجہ ہے۔ قلندرانِ حق پرست اس پر نہیں چلتے بلکہ وہ نظریات و مسلمات کے پس پردہ حقائق اور اُن

معانی پر نظر رکھتے اور اسکی پیروی کرتے ہیں جو منجانب حق تعالیٰ اُن کے قلوب پر القا ہوتے ہیں وہ ان اُونٹ بھر درسی کتابوں کو جو اہلِ جہل نے باوجود قرآن حکیم جیسی جامع و مکمل و مفصل کتاب کی موجودگی کے محض اپنے زعم باطل کی بنا پر تالیف کی ہیں قابل مطالعہ نہیں سمجھتے۔ نہ ان میں مندرجہ طبع زاد مسائل اور موضوعی مباحث کو صحیح سمجھتے، اس لئے اُن کے اعمال و افعال کو مذکورہ خود ساختہ اور خانہ ساز معیار پر جانچنا پرکھنا اور اس پر کوئی حکم لگانا یا رائے قائم کرنا نہ صرف جہالت بلکہ حماقت ہے۔

ظاہری وضع قطع، لباس، روزمرہ کی نجی باتیں اور خانگی اُمور مقامی ماحول اور ضروریاتِ وقتی سے متعلق ہیں نہ کہ مُلّا، یا نہ مذہب سے۔ ع

در عمل کوش ہرچہ خواہی پوش

جو باہمت اہل ذوق مسلک قلندری اختیار کرتے ہیں اُن میں سے بعض تو اپنے نفس کو زیر کرنے کے لئے طریقۂ ملامتیہ پسند کرتے ہیں اور بعض آہنی طوق و زنجیر کے بھاری بوجھ سے خود کو

جکڑتے ہیں۔ تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب کے لئے طریقۂ قلندریہ کے معمولاتِ خصوصی میں صوم الوصال ہے جس کو روزہ طے بھی کہتے ہیں۔ یہ روزہ تین تین دن، پانچ پانچ دن اور سات سات دن کا ہوتا ہے۔ ان روزوں کے ایّام میں آگ پر پکی ہوئی کوئی چیز نہیں کھاتے۔ ریاضاتِ شاقہ اور مجاہداتِ شدیدہ سے اپنے باطن کو سنوارتے اور اپنی روحانیّت کو مجلّیٰ کرتے ہیں۔

جو لوگ تزکیہ و تصفیہ کے مَراحل و منازل طے کرکے دعواتِ اسمار کی تکمیل کر چکتے ہیں تین طبقوں میں منقسم ہوتے ہیں۔

مہری ۔ قہری ۔ دہری ۔

قلندرانِ مہری بستیوں اور آبادیوں سے قریب اپنا تکیہ یا دائرہ قائم کرکے مقیم ہو جاتے ہیں۔ رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ خلقِ خدا فیض پاتی ہے۔ ان میں بعض متاہل ہوتے ہیں اور بعض مجردانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان ہی حضرات میں سے بعض اہلِ ارشاد ہوتے ہیں۔ بعض اہلِ خدمات۔ کوئی قطب ہوتا ہے۔ کوئی غوث۔ انتظامیہ امور قطب سے متعلق ہوتے

ہیں اور عدلیہ کا تعلق غوث سے ہوتا ہے۔

قلندرانِ قہری جنگلوں، پہاڑوں اور چشموں پر سنسان اور ویران مگر پُر فضا مقاموں میں اپنا زاویہ قائم کرتے ہیں، ان حضرات تک عوام کی رسائی نہیں ہوتی، عسکری تنظیم اور دفاعی امُور ان حضرات سے متعلق ہوتے ہیں۔ بعض اپنی جگہ مقیم رہتے ہیں بعض اپنی حدودِ مقررہ میں گشت کرتے ہیں۔ اوتار اور ابدال ان ہی حضرات میں سے ہوتے ہیں۔ یہ حضرات ازدواجی زندگی سے قطعاً دُور رہتے ہیں۔

قلندرانِ دہری کسی جگہ مستقل قیام نہیں کرتے۔ ہمیشہ گشت وگرداوری میں رہتے ہیں، انتظام دُنیا کے بعض کام ان کے سپرد ہوتے ہیں۔ بڑے صاحب کمال، صاحب تصرّف، صاحبِ کرامت، صاحب خوارقِ عادات، اور بڑے بلند پایہ اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔ ان ہی حضرات میں سے کوئی ایک فرد قلندر اعظم ہوتا ہے جو مستجاب الدعوات کے درجہ اور مرتبہ پر فائز ہو کر خضر وقت کہلاتا ہے۔

طریقت کی طرح قلندرانہ مسلک عام نہیں، اگرچہ طریقت کے لئے بھی ذوقِ سلیم اور طلب صادق شرط ہے۔

قلندرانہ مسلک میں عزم راسخ، اعتقادِ جازم، اطاعت مرشد، اور صبر و استقلال کے ساتھ قیدِ اخوت یعنی روحانی برادری کی مساوات و یگانگت اشد ضروری ہیں کہ بغیر ان قیود و شرائط کے اس منزل پر ایک قدم بھی نہیں چلا جا سکتا۔ ان چیزوں پر عالی ظرف و بلند ہمّت اشخاص ہی قابو پا سکتے ہیں۔ ہر دنی الطبع، پست ہمّت، کم ظرف و کم حوصلہ اور متزلزل و مذبذب اشخاص کے بس کی بات نہیں۔ اس لئے قلندری تعلیمات سینہ بسینہ اور سلسلہ دست بدست ہے۔

متوسلین طریقۂ قلندریہ میں رشتۂ مواخات و ارتباط اور قلبی و روحانی تعلّق کے ساتھ ظاہری و باطنی اتفاق و اتحاد یکجان دو قالب کا مصداق ہوتا ہے، اگر اس چیز میں خفیف سا فرق بھی محسوس ہوتا ہے تو اس کو منافقت سے تعبیر کر کے فوری اصلاح حال کی سرگرمی سے سعی کی جاتی ہے۔

ساری دُنیا کے قلندر خواہ وہ صدیقی ہوں یا حیدری آپس میں اس قدر اُنس و الفت رکھتے ہیں جس میں کسی طرح کی بھی مغائرت نہیں پائی جاتی۔ حضرت ابن عمر رضؓ کی صحیح روایت ان ہی لوگوں کے حق میں ہے کہ "آپس میں اللہ کے واسطے بڑی گہری محبّت رکھتے ہیں۔ قیامت کے دن جب اور لوگوں کو خوف ہوگا۔ یہ لوگ بے خوف اور خوش حال ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کی بڑی عزّت فرمائے گا۔ ان کو نورانی منبر بیٹھنے کو ملیں گے۔ (مستدرک حاکم)

مراتب و مقامات قلندری۔

قلندرانِ عالی مقام جو دُنیا میں ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں۔ ان کی کل تعداد تین سو ساٹھ بیان کی جاتی ہے۔ یہ دنیا کی ساتوں اقلیموں میں منقسم ہیں۔ ہر ولایت میں پچاس پچاس قلندر ہیں۔ اور دس قلندر قطب شمالی میں ہیں، ہر ولایت میں جو پچاس قلندر ہوتے ہیں ان میں چالیس ابدال اور دس اوتار ہوتے ہیں۔ یہ سب قلندرانِ قہری ہیں۔ وہ دس قلندر جو قطب شمالی میں ہیں قلندرانِ دہری ہیں۔ ساری دُنیا کا گشت کرتے ہیں۔

قلندرانِ ظہری و دہری بہت بلند مرتبہ اور عالی مقام ہیں۔ ان کے مراتب و مقامات کا صحیح اندازہ آسان نہیں، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت میں ان اولیاء اللہ کے مراتب و مقامات کو انبیاء و ملائکہ کے مراتب و مقامات سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(ابن عساکر)

قلندرانِ ظہری کی کل تعداد ساری دُنیا میں ستر ہزار بیان کی جاتی ہے۔ ہر ولایت میں دس ہزار ہیں۔

قلندرانِ دہری میں ایک قلندرِ اعظم ہے اور دو اُن کے نائب ہیں اور سات کی نگرانی میں ایک ایک ولایت ہے۔

وہ قلندر جو کسی خدمت پر مامور نہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں دُنیا کے ہر گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جب کوئی صاحب مرتبہ قلندر وفات پاتا ہے۔ اُن میں سے کوئی اُنکی جگہ مقرر ہوتا ہے۔
دُنیا کا نظامِ ظاہری سب تنظیم باطنی کا عکس ہے، کارکنان قضا و قدر کے ماتحت اہلِ خدمات کام کرتے ہیں، حکومتوں کا تغیر و تبدّل، ممالک کی فتح و شکست، قحط، وبا، اور اسی قبیل کے تمام

واقعات وحالات مخلوق کے کردار و اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ جن کا ظہور عوام کے معاملات کی مناسبت سے ہوتا ہے۔ دُنیا میں ستر اوتاد۔ ۲۸۰ ابدال۔ ۳۵ ہزار قطب۔ ۳۵ ہزار غوث ہیں۔

معمولاتِ طریقۂ قلندریہ

طریقۂ قلندریہ کے معمولاتِ خصوصی جو مبتدی سے لے کر منتہی تک کے لئے لازمی اور ضروری ہیں۔ ہر قلندر اُن کا پابند ہوتا ہے، اول شب میں نمازِ عشار پڑھ کر سو جانا اور نصف شب کو اُٹھ کر صبح تک بیدار رہنا طریقہ کے معمولاتِ خاص میں ہے۔

قلندر حضرات تہجد میں بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھتے ہیں اور تیرھویں رکعت وتر آخر میں پڑھتے ہیں۔ جو اصحاب حافظ قرآن ہوتے ہیں، وہ تو بارہ رکعتوں میں مسلسل قرآن مجید پڑھتے ہیں اور جو حافظ نہیں ہوتے وہ ہر دو رکعت میں سوُرہ قدر

پانچ بار اس طرح پڑھتے ہیں کہ اوّل رکعت میں بعد فاتحہ ۳ بار اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ دو بار۔ ہر دو رکعت کے سلام کے بعد تسبیح اعظم الاذکار ایک بار پڑھتے ہیں۔ وتر کی ایک رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ قدر دس بار پڑھتے ہیں اور بعد سلام تسبیح اعظم الاذکار ایک بار پڑھ کر دعائے جلیلہ ۷۰ بار پڑھتے ہیں۔

فجر کی سنت و فرض کے درمیان سورۂ فاتحہ سات بار پڑھتے اور بعد نماز فجر تسبیحاتِ اسمار پڑھتے ہیں۔ عصر کے بعد بھی تسبیحاتِ اسمار پڑھتے ہیں اور عشار کی نماز کے بعد طریقہ کا خاص درود شریف ۷۰ بار پڑھتے ہیں اور پھر کسی سے کلام کئے بغیر سو جاتے ہیں۔ بعد نماز مغرب تسبیح اعظم کے شغل کی مداومت رکھتے ہیں۔

مذکورہ معمولات تو ہر مبتدی اور منتہی قلندر کے ہوتے ہیں۔ جو اصحاب دعوتِ اسمار کی ریاضت میں مشغول ہوتے ہیں۔ اُن کے لئے روزہ رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے اور جب تک دعوت کی تکمیل نہ ہو روزوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ روزوں میں آگ پر پکی ہوئی کوئی چیز نہیں کھاتے۔ تازہ پھل جو میسّر ہوں اور

خشک میوہ جو مِل سکتا ہو کھاتے ہیں اور تازہ کچا دودھ بقدر ہضم پیتے ہیں اور ذائقہ درست رکھنے کیلئے کبھی کبھی کچے دُودھ کا جمایا ہوا دہی نمک مرچ ملا کر کھاتے ہیں، شہد اور کھجوُر سے روزہ افطار کرتے ہیں۔

قلندرانہ زندگی:۔

قلندر حضرات نہایت سادہ اور سیک معاشرت کو پسند کرتے ہیں۔ ہر طرح کے نمود و نمائش کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ پاکیزگی اور نفاست، صفائی اور ستھرائی، ہر کام میں ملحوُظ رکھتے ہیں۔

جملہ قلندر حضرات کی ایک خاص عادت یہ ہے کہ کسی کے گھر جا کر کھانا نہیں کھاتے۔ خواہ سفر میں ہوں یا حضر میں، کسی کی دعوت رد نہیں کرتے، اگر کوئی اُن کی جائے قیام پر کھانا یا کوئی چیز پیش کرے تو قبول کر لیتے ہیں۔ بشرطیکہ صدقہ و نیاز یا زکوٰۃ و خیرات سے نہ ہو۔ بلکہ خالص بہ نیت نذرانہ ہدیۃً پیش کی جائے۔

باعتبار وضع قطع سب قلندر حضرات ایک نمایاں اور امتیازی شان رکھتے ہیں۔ جسم کے زیریں حصہ کے لئے نیچا اور ڈھیلا ڈھالا

پیراہن اور سر پر کلاہِ قلندری پہنتے ہیں۔ جبہ و دستار پسند نہیں کرتے

کھانے پینے میں حلال اور پاک کا بہت لحاظ رکھتے ہیں، پُر تکلّف غذائیں پسند نہیں کرتے۔ صبح کے وقت سادہ ناشتہ کرتے ہیں۔ مضرت رساں چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ عموماً نیم گرم دودھ قدرے شہد ملا کر پیتے ہیں۔ بعض کھچڑی کھاتے ہیں، بعض کوئی اور ملکی غذا کھاتے ہیں۔ دن کا کھانا ظہر کے وقت کھاتے ہیں۔ اس وقت قلندری دسترخوان بہت وسیع ہوتا ہے۔ سب حاضر باش شریک طعام ہوتے ہیں۔

رات کے کھانے میں جَو کا دلیہ ہی پسندیدہ کھانا ہے۔ ہر قلندر کی رات کی مرغوب غذا جَو کا دلیہ ہے۔ بعض قلندروں کے کھانے میں بھی سب کھانوں پر جَو کا دلیہ مرجح رکھتے ہیں، جس میں دالیں اور سبز ترکاریاں شامل کر کے حلیم بناتے ہیں۔

قلندروں کی مجلس میں دُنیا کی فضول باتیں اور لغویات و خرافات قطعاً نہیں ہوتے۔ قلندر بڑے پاکباز، خوددار اور غیور ہوتے ہیں۔ شرک وفسق، الحاد و بدعت، نفاق اور اختلاف سے بالکل پاک،

رہتے ہیں۔ لہو و لعب اور ناچ گانے کی محفلوں میں کبھی شریک نہیں ہوتے، سیاسی اور غیر سیاسی تحریکوں، منافقانہ سرگرمیوں، فرقہ بندی کی انجمنوں، اور ہر قسم کی ہنگامہ آرائیوں سے قطعاً بے تعلق رہتے ہیں، تعویذ گنڈے کی فریب کاریوں اور ساحرانہ شعبدہ بازیوں سے سخت نفرت رکھتے ہیں۔

قلندرانِ دہری تو ہمیشہ سیر و سفر میں رہتے ہیں۔ قلندرانِ قہری جو دریاؤں اور چشموں یا پہاڑوں پر سنسان اور خاموش مقاموں میں رہتے ہیں۔ عموماً بھیڑیں اور بکریاں پالتے ہیں، ان کا لباس چمڑے کا لبادہ یا پوستین، یا کمبل کی گلیم، یا گاڑھے کا لمبا کرتا ہوتا ہے۔ سر پر چمڑے یا بالوں کی کلاہ بلند ہوتی ہے۔

قلندرانِ مہری جو آبادیوں اور بستیوں سے قریب تکیہ نشین ہوتے ہیں۔ زراعت کو پسند کرتے ہیں، کاشتکاری کے ساتھ مویشی بھی بہت رکھتے ہیں، مرغیاں بہت کثرت سے پالتے ہیں۔ وہ قلندر جو اہل و عیال بھی رکھتے ہیں، گھریلو صنعتوں سے دلچسپی رکھتے ہیں اور ہر ممکن طریقہ سے حلال اور پاک روزی کے جائز وسائل مہیا کرتے

ہیں۔

قلندر حضرات اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ دنیاوی زندگی کی مسرتوں اور صحت و سلامتی کے لئے سادہ، بے تکلف، اور پاک معاشرت ہی ضروری ہے، جس قدر تکلفات بڑھائے جائیں گے اور معیار زندگی بلند کیا جائے گا، اسی قدر معاشی مشکلات میں اضافہ ہوگا۔ جتنی غیر واجبی اور محض نمائشی ضروریات شامل زندگی کیجائینگی اسی تناسب سے جرائم و قبائح اور پریشانیاں بڑھیں گی اور لطف زندگی خراب ہوگا۔

قلندر حضرات بڑے صابر و شاکر اور باہمت ہوتے ہیں۔ کبھی کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہیں کرتے۔ ہر حال میں خوش و خرم رہتے ہیں۔

غرض قلندرانہ زندگی نہایت خاموش و پُر مسرت ہوتی ہے۔ قلندرانِ عالی مقام کی خدمت و صحبت سے سکونِ خاطر اور اطمینانِ قلب حاصل ہوکر توجہ الی اللہ کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

جس طرح اہل تصوف نے خود کو اصحاب طریقت ظاہر کر کے

سادہ لوح مسلمانوں کو شرک و فسق اور بدعت و الحاد میں مبتلا کر دیا۔ اور ماسوی اللہ کی پرستش کے ایسے تاریک و عمیق غاروں میں دھکیل دیا کہ نکلنا چاہیں تو نہیں نکل سکتے، اسی طرح بعض بازاری دلق پوش گداگروں نے بہروپ بھر کر عوام کو طلسمی گورکھ دھندوں میں پھنسا کر گمراہ کر دیا اور اہل ذوق طالبین حق کو ایسے چکر میں ڈالا کہ اپنے ہی گرد گھومتے رہتے ہیں۔ منزلِ مقصود کا سراغ نہیں ملتا۔

تعریف قلندری۔

کسی قلندر سے کسی نے پوچھا۔ "بابا قلندری چیست" قلندر نے جواب دیا:۔ "صادق و عابد بودن" قلندری کی اصل ہے صدق، جس خوش بخت کو مقامِ صدق حاصل ہو وہی قلندر ہے، یہ مقام صرف عبادت ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے نماز ولی سے قبل دعائے صدق "رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ" (الآیہ) پڑھنے کا حکم ہے۔

قلندری یا مقامِ صدق کے حصول کے لئے تین چیزیں ضروری

ہیں کہ ان کے بغیر یہ نعمت عظمیٰ حاصل نہیں ہوتی :-

نسبت صحیح - نماز بحضور قلب - تسبیحاتِ اسماء حسنیٰ -

نسبت کیا چیز ہے ؟ نسبت ایک وجدانی جذبہ ہے جو منجانب حق تعالیٰ جل شانہ، عباد مخلص کو بطور القا عطا ہوتا ہے، حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین صلوٰۃ اللہ علیہم سے قبل بغیر انبیاء کے توسط کے بعض مخلص بندوں پر یہ جذبۂ شریفہ القا ہوا جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام کے تذکرہ میں ہے :-

ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ جس کو ہم نے اپنی حضور سے رحمت عطا کی اور اپنی جناب سے علم سکھایا۔

نسبت یا جذبۂ وجدانی درحقیقت ایک رحمت ہے، جس کو یہ چیز القا ہوتی ہے اُسے اسماء حسنیٰ سے بے پناہ محبت ہو جاتی ہے۔ پھر جب وہ اسماء پاک کی تسبیحات پڑھتا ہے اور نظر میں نقش مبارک اَللّٰہ جما تا ہے تو معارف و حقائق کا ایک بحر بیکراں سامنے آکر جوش زن ہوتا ہے جس میں سے گزر کر اُس مقام عالی تک رسائی ہوتی ہے جسے صدق یا قلندری کہتے ہیں۔

مقامِ صادق یا مرتبۂ قلندری پر فائز ہو کر زمرۂ صدّیقین میں شمولیّت نصیب ہوتی ہے اور نعمتِ حق الیقین کی تصدیق و تکمیل ہو کر انعام یافتوں میں شمار ہوتا ہے۔

جذبۂ وجدانی جسے قلندری اصطلاح میں نسبت کہتے ہیں، ایک عطیۂ رحمت ہے جو بعثتِ خاتم الانبیاء و المرسلین سے قبل جنابِ الٰہی سے بعض بندگانِ خاص کو وہبی طور سے بے واسطہ القا ہوئی۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی شب میں جذبۂ وجدانی مرحمت ہوا اور اُس کے جملہ نتائج و برکات بدرجۂ اتم تفویض ہُوئے اور جملہ اسمارِ حسنیٰ کی تجلّیات و تاثیرات مکشوف و مشہود ہو کر یہ شرف بخشا گیا کہ اب تا قیامت کوئی شخص بھی ذاتِ گرامی کے وسیلہ کے بغیر اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکتا۔

جو شخص صحیح سلسلۂ اجازت کے ساتھ طریقۂ قلندریہ سے وابستہ ہوتا ہے اسے مُرشدانِ برحق کے توسّط اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسّل سے جذبۂ وجدانی القا ہو کر نسبت قائم ہو جاتی

ہے اور اپنے کسب و ریاضت اور اپنی صلاحیّت و استعداد کے مطابق اسمار پاک کے فیضان کی بارش ہونے لگتی ہے۔

اصحاب طریقت صبح و شام اسمار حسنیٰ کی تسبیح بطور دعا حرفِ ندا کے ساتھ پڑھتے ہیں اور قلندر حضرات صبح و شام اسمار حسنیٰ بطور تسبیح صفت اعظم کے ساتھ مِلا کر پڑھتے ہیں۔

اصحاب طریقت اسمِ ذات اللہؔ کو پاس انفاس میں جاری کرتے ہیں اور اسی اسم اعظم کا مراقبہ کر کے ذکر قلبی قائم کرتے ہیں اور اسی اسم پاک کی روشنی میں سب اسمار حسنیٰ کے انوار و تجلّیات متجلی ہو کر عالمِ ملکُوت منکشف ہوتا ہے۔

قلندر حضرات اسم ذات اللہؔ کو نظر میں جما کر اسمار حُسنیٰ کی تسبیحات پڑھتے ہیں۔ اور اسی اسم پاک کی روشنی میں صفت اعظم سُبحان کے انوار متجلّی ہو کر تاثیراتِ اسمار کا مشاہدہ ہوتا ہے اور عالم جبرُوت مشہُود ہوتا ہے۔

طریقت کی تعلیمات اور سِلسلے اصحاب صفّہ سے جاری ہُوئے اور قلندری طریقہ صرف حضرت سیدنا ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ

اور سیدنا علی کرّم اللہ وجہہ سے جاری ہوا۔

طریقت کے جتنے سلسلے بھی جاری ہیں سب کی تعلیمات ایک ہی ہیں۔ مقامی ماحول اور ضروریاتِ وقتی کے سبب بعض جزوی اور فروعی امور میں خفیف سا اختلاف، قلندری مسلک میں ہے۔

تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کے لئے باشرائط صوم الوصال، (روزہ طے) اور نماز تہجد و بیداری نصف شب سے فجر تک، طریقہ کی بنیادی چیز ہے۔

کمالاتِ روحانی کی تکمیل کے لئے دعواتِ اسماء ہیں، اور ان میں سب سے اہم چیز دعاء جلیلہ، اور تسبیحاتِ اسماء ہیں۔ اذکار میں نماز تہجد کے ساتھ تسبیح اعظم الاذکار ہے۔ وظائف میں سورۂ فاتحہ درمیان سنت و فرضِ فجر اور بعد عشاء درود شریف ہیں۔ شغل کے لئے تسبیح اعظم بعد مغرب معمول خاص ہے۔

مذکورہ سب چیزیں شرائط و لوازم مخصوصہ کے ساتھ جو بیان کر دیئے گئے ہیں۔

اکثر شائقین وظائف اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہر کام صرف

وظیفہ پڑھنے ہی سے ہو جاتا ہے اور جو شرائط و لوازم ہیں اُن کا لحاظ اور اُن کی اہمیت پر نظر نہیں کی جاتی۔ حالانکہ جب تک عقائد و اعمال صحیح اور اخلاق و معاملات بالکل درست نہ ہوں کوئی وظیفہ قطعاً اثر نہیں کرتا۔ بلکہ برعکس نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ اذکار و اشغال اور وظائف و اوراد کا اثر و فائدہ اُسی حالت میں ظاہر ہوتا ہے جب کہ عقائد شرک و الحاد سے پاک، اعمال فسق و بدعت سے پاک، اور اخلاق و معاملات صاف ستھرے اور پاکیزہ ہوں، ورنہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ شرک و الحاد، فسق و بدعت اور بد خلقی و بد معاملگی کی موجودگی میں ہر ذکر و شغل اور ہر ورد و وظیفہ کا اُلٹا اثر ہوگا اور ہر طرح کی بدحالی و خرابی پیش آئے گی۔

اکثر لوگ محض کسی سے سُن کر یا کسی کتاب میں دیکھ کر وظیفہ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ ان چیزوں کے لئے کسی صاحب سند و اجازت بزرگ استفاضہ اور وظیفہ سے متعلقہ ہدایات کا حصُول ضروری ہوتا ہے۔

بیعت

طریقت کے مروّجہ سلسلوں میں جو لوگ داخل ہوتے ہیں وہ تین قسم کے ہیں۔ پہلی قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو طریقت کے کسی سلسلہ میں برائے نام محض برکت کی نیت سے شامل ہوتے ہیں۔ قریباً ہر سلسلہ میں زیادہ تعداد اسی قسم کے لوگوں کی ہوتی ہے۔

دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے جو کسی لالچ یا دنیاوی غرض سے سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں، ان کی اغراض مختلف ہوتی ہیں، کوئی عزّت وجاہ کا طالب ہوتا ہے، کوئی وظیفوں اور عملیات کا شائق ہوتا ہے، بیشتر تعداد عجائب پرستوں، اور ساحرانہ شعبدہ

بازی کے شیدائیوں کی ہوتی ہے۔

تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو طریقت کی تعلیمات پر محض اصلاح حال کے لئے عمل کرتے ہیں اور حصول قرب ربانی کی طلب کے ساتھ حلقہ بگوش ہوتے ہیں۔

طریقۂ قلندریہ میں پہلی اور دوسری قسم کے لوگوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں اس لئے مسلک قلندرانہ کی عام ترویج و اشاعت میں، صرف طالبانِ حق و صداقت اور اولوالعزم اشخاص ہی شمولیت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

قلندری سلسلوں میں خواہ صدیقی طریقہ ہو یا حیدری، قسم قسم کے اذکار و اشغال اور طرح طرح کے وظائف و عملیات داخلِ تعلیم ہیں۔

وقتی حالات کا اقتضا یہ ہے کہ پہلی قسم کے خوش عقیدہ لوگوں کو بھی جو محض خیر و برکت کے لئے وابستہ سلسلہ ہونا چاہیں شمولیت سے محروم نہ رکھا جائے۔ کیا عجب یہ شمولیت انکی روحانی پاکیزگی کا باعث ہو جائے۔

داخل سلسلہ ہونے کے لئے بیعت کی شرط ہے، یہ ایک رسم ہے جس کا رواج زمانۂ باسعادت ہی سے ہے، سب سے پہلی بیعت کو بیعت رضواں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

بیعت ایک طرح کا معاہدہ ہے، اغراض و مقاصد مختلف ہیں، بیعت سے ایک رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ جس طرح مادی علوم و فنون کے حصول کے لئے استاد اور راہ نما کی ضرورت ہے۔ اسی طرح روحانی معاملات کے لئے اتالیق و رہبر کی ضرورت ہے۔

بیعت کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ بیعتِ ضلالت اور بیعت ہدایت۔ پہلی قسم یعنی بیعت ضلالت محض حصول عملیاتِ جادوگری اور ساحرانہ شعبدہ بازی کے لئے کی جاتی ہے۔ طلب حق سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، اعمال تسخیری و تزویری ہی میں عمر گرامی برباد کی جاتی ہے، طریقت کے پردہ میں جو نما گندم فروشی ہوتی ہے۔

زرکشی و دنیا طلبی کے لئے بیعت کا جال پھیلانے والوں کا حال اور ان کی تعلیمات کا ماحصل قرآن حکیم میں یہ ہے:۔

"یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی، اُن کو

اس تجارت نے کچھ نفع نہیں دیا اور نہ ہی انہوں نے راہ پائی، اُنکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی جس کی روشنی اطراف میں ہو گئی پھر اللہ نے وہ روشنی بجھا دی تو سب ایسی تاریکی میں رہ گئے کہ کچھ دیکھ ہی نہیں سکتے، یہ لوگ جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی۔ ایسے بہرے گونگے اندھے ہیں کہ اس حال سے لوٹ ہی نہیں سکتے۔" (سورۂ بقرہ)

بیعت ضلالت درحقیقت ایک طرح کی بیعت منافقت ہے۔ بظاہر طلب حق اور بباطن طلب دنیا۔ تسخیرات و طلسمات اور شعبدات و عجائبات کے شوق میں جو ریاضات کی جاتی ہیں اور اُن سے جو کمالات از قسم استدراج حاصل ہوتے ہیں وہ مذکورہ مثال کے مطابق ہیں۔ کہ اُن کا انجام ظلمت و تاریکی ہے جس کو یہ لوگ اپنی خوش فہمی سے مقام فنا کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اس خود ساختہ اصطلاحی مقام فنا میں پہنچنے والوں کو فنا فی اللہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ فنائیت محض ایک ایسی تاریکی ہے جس میں بہرے گونگے اندھے کی طرح بھٹکنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور اس تاریکی سے نکلنا چاہیے

تو نکالا بھی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ماسوی اللہ کی طلب کا ماحصل بجز ضلالت و ظلمت کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

بیعت کی دوسری قسم بیعت ہدایت ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ بیعت مجازی اور بیعت حقیقی۔

بیعت مجازی کی بھی دو قسمیں ہیں۔ بیعت شریعت اور بیعت طریقت۔ جو بیعت محض حصول خیر و برکت، فتح و نصرت اور داخل حسنات ہونے کی نیّت و غرض سے کی جائے۔ بیعت شریعت ہے۔ اس قسم کی پہلی بیعت کو جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ہوئی بیعت رضواں کہتے ہیں۔

"اللہ راضی ہوا مومنین سے جب وہ درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے، جو کچھ اُن کے دلوں میں تھا اُس سے آگاہ تھا۔ پس اُن پر تسکین نازل کی اور قریبی فتح نصیب کی اور بہت غنیمتیں انہوں نے حاصل کیں اور اللہ عزیز و حکیم ہے۔" (سورۃ فتح)

اس پہلی بیعت کے بعد مومن عورتوں نے بھی بیعت کی خواہش کی تو یہ حکم نازل ہوا:۔

"اے نبی! جب مومن عورتیں اس امر پر بیعت کرنے تمہارے
پاس آئیں کہ شرک نہ کریں گی، چوری اور زنا سے پرہیز کریں گی۔
اپنی اولاد کو مار نہ ڈالیں گی اور نہ ہی جان بوجھ کر کوئی بہتان کا فتنہ
کھڑا کریں گی اور نہ ہی کسی نیک کام میں تمہاری نافرمانی کریں گی۔
تو ان کی بیعت قبول کر لو اور اُن کے لئے اللہ سے مغفرت مانگو۔

(سورۂ ممتحنہ)

مجازی بیعت کی دوسری قسم بیعت طریقت ہے، زمانہ باسعادت میں جو لوگ اس بیعت سے مشرف ہوئے وہ اصحاب صفہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ یہ اصحاب طریقت کی تعلیمات کے مطابق ریاضات و مجاہدات کرتے تھے۔ عہد رسالت میں چار سو اصحاب نے زیر سایۂ نبوت تکمیل مجاہدہ کی۔ اُن میں سے اسّی (۸۰) اصحاب تبلیغ و ہدایت پر مامور ہوئے۔ بعض سے سلسلہ بھی جاری ہوا۔

پہلی بیعتِ شریعت (بیعۃ الرضوان) استقامت علی الدین اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تھی، خلفائے راشدین کے عہد

خلافت میں افسرانِ فوج بیعت لیتے تھے یہ بیعت نواہی سے اجتناب، اوامر کی اتباع، اور اطاعت امیر کے لئے ہوتی تھی۔ پھر جب بادشاہی قائم ہوئی تو بیعت شریعت کو بیعت خلافت وحکومت سے تعبیر کیا جانے لگا۔ یہ بیعت بادشاہ وقت کو امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین تسلیم کر کے اسکی اطاعت وفرمانبرداری کا اقرار ومعاہدہ کرتا تھا۔

بیعت طریقت کے مجاز عہد رسالت میں حضرت سیدنا ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ اور بعض اصحاب صفہ تھے، ان ہی حضرات سے طریقت کے سلسلے جاری ہوئے۔

بیعت طریقت مجاہدہ بالنفس کے لئے تھی یعنی حصول تقرّب الی اللہ کے لئے تزکیہ نفس وتصفیہ قلب کی سرگرم سعی اور اللہ کی راہ میں جان ومال کی بے دریغ قربانی کا صدق دل سے معاہدہ۔

"جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ بے شک اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ (دستِ قدرت) اُن کے ہاتھوں پر ہے۔

پھر جو عہد کو توڑے تو اس بد عہدی کا نقصان اُسی کو ہے اور جو اُس بات کو جس کا اُس نے اللہ سے عہد کیا ہے یعنی تزکیۂ نفس و تصفیہ قلب کی سرگرم سعی اور اللہ کی راہ میں جان و مال کی بے دریغ قربانی کو پورا کرے تو اللہ اُسے بہت بڑا صلہ عطا فرمائے گا۔ یعنی اسے تقرب الی اللہ کی نعمت نصیب ہو گی۔ (سُورۂ فتح)

حصُولِ تقرب الی اللہ کے لئے اللہ کی راہ میں جان و مال کی بے دریغ قربانی کا صدقِ دل سے معاہدہ کسی دستِ حق پرست پر ہی مستند اور معتبر ہو سکتا ہے اسی لئے مجاہدہ سے قبل بیعت یا وسیلہ پکڑنے کا حکم ہے تاکہ صحت و سند کے ساتھ اسی تعلیم کے مطابق مجاہدہ کر کے منزلِ مقصُود تک رسائی حاصل ہو سکے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سینہ بسینہ اور دست بدست چلی آ رہی ہے، وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ طریقت کی تمام ضروری تعلیمات کتاب اطمینانِ قلب میں جمع کر دی گئی ہیں۔

بیعتِ ہدایت کی دوسری قسم بیعت حقیقی ہے، یہ بیعت اپنی ہستی کو اللہ کی عبادت میں اس طرح لگا دیتا ہے کہ ہر حرکت اور ہر کام

میں اس کی رضا کی طلب ہو۔

"طلب حق کے لئے ایسا مجاہدہ کرو جو مجاہدہ کا حق ہے، اللہ نے تم کو برگزیدہ کیا ہے۔" (سورۂ حج)

"جس نے ہمارے لئے مجاہدہ کیا تو ہم اس کو اپنی راہ دکھائیں گے۔" (سورۂ عنکبوت)

جو شخص محض رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اپنی جان و مال کی پیشکش کے ساتھ کسی دست حق پرست پر بیعت کرے تو اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ جو لوگ بیعت حقیقی سے مشرف ہوتے ہیں۔ وہ منزل مقصود تک پہنچ کر قلندر کہلاتے ہیں، ان لوگوں کی شناخت کے لئے قرآن حکیم میں تعریف آئی ہے:۔

"توبۂ نصوح کرنے والے۔ عبادت گزار۔ تسبیحات حمد و ثنا کرنے والے۔ دنیاوی لغویات سے بے تعلق رہنے والے۔ بحضور قلب رکوع و سجود کرنے والے۔ نیک کاموں کی ہدایت اور بُرے کاموں کی ممانعت کرنے والے۔ حدود اللہ کے محافظ۔ (سورۂ توبہ)

اکثر شکم پرور اور دنیا پرست جاہل مُلّا قلندرانہ مسلک کو نہایت

سے تعبیر کرتے ہیں، بعض نئی روشنی کے فریب زدہ بھی قلندرانہ زندگی کو راہبانہ زندگی قرار دیتے ہیں اور ان مردانِ حق پرست وحقائق آگاہ کو اپنی حماقت ونادانی سے گم کردہ منزل سمجھ کر جاہلانہ اعتراضات کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتے ہیں، ان بے خبر اور کوتاہ نظر لوگوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ رہبانیّت کیا چیز ہے

درحقیقت رہبانیّت سے مراد وہ غیر فطرتی وغیر قدرتی اعمال واشغال ہیں جن سے اعضائے جسمانی وقوائے نفسانی بیکار ومعطل ہو جائیں جیسے ہاتھوں یا پاؤں یا کسی دوسرے عضو کو ناکارہ کر دینا، نفس کشی کے لئے وہ تکالیف برداشت کرنا جن سے خواہشاتِ بشری اور جذباتِ انسانی فنا ہو جائیں۔

قلندری تعلیمات ومعمولات میں ایسی کوئی چیز نہیں جو فطرتی وجدانات اور قدرتی حسیّات کو نابود کر دے۔ قلندر حضرات اصلاحِ حال اور تصفیۂ باطن کے لئے ترکِ لغویات کرتے ہیں، فضولیات سے گریز کرنا رہبانیت نہیں ہے۔

ساری تعلیمات اور معمولات کی غرض وغایت ماسوی اللہ

سے انقطاع اور قلب کا حضور و شہود حق سے معمور و منور ہو کر مقام صدق و رضا میں متمکن ہونا ہے۔

"اے انسان! تجھ کو اپنے پروردگار تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پوری طرح جان توڑ کوشش۔ پس تو اُس تک پہنچ سکے گا۔ (سورۂ انشقاق)

"جو اللہ کی حضوری کا اُمیدوار ہے تو اللہ کا وعدہ ضرور آنے والا ہے۔" (سورۂ عنکبوت)

اَورادِ قُدسیہ

ہر مسلم و مومن پر خواہ مرد ہو یا عورت۔ صبح و شام اسمارِ حُسنیٰ کی تسبیح پڑھنا فرض ہے۔

لِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔	پاک نام اللہ کے ہیں پس ان ہی پاک ناموں سے اُسے پکارو۔ اللہ کے پاک ناموں کی تسبیح آسمانوں اور زمین کی سب مخلوقات پڑھتی ہے۔
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔	پس تم حمد کے ساتھ اپنے رب کے پاک ناموں کی تسبیح طلوع شمس سے پہلے

یعنی بعد نمازِ فجر اور بعد نمازِ عصر پڑھا کرو۔

تسبیحاتِ اسماء کا صرف ایک ایک بار صبح و شام پڑھنا دافع بلیّات و آفات اور باعثِ خیر و برکات ہے۔ ثوابِ اخروی کی کوئی حدّ و نہایت نہیں۔ اہلِ دعوات کے سوا بھی ہر شخص کو خواہ وہ اصحابِ طریقت سے ہو یا غیر متوسّل، صبح و شام ضرور تسبیحاتِ اسماء پڑھنا چاہئیے۔ بطور وظیفہ روزانہ پڑھنے کی ہر مسلمان کو اجازت ہے۔

تسبیحاتِ اسماء پڑھنے کا قلندری طریقہ یہ ہے کہ آنکھیں بند کر کے نقشِ مبارک "اللہ" نظر میں جما کر ہر تسبیح کو دو بار پڑھتے ہیں، پہلی بار درمیانی آواز سے صحیح تلفظ ادا کرتے ہوئے پورے سکون کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ دوسری بار سانس روک کر دل میں پڑھتے ہیں۔

قلندری تسبیحات کل ستر (۷۰) ہیں، باعتبارِ خاصیت ہر تسبیح جامع جمیع خواص ہے۔ ہر حاجت اور ہر مقصد کے لئے خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی، مادی ہو یا روحانی جس تسبیح سے بھی قلبی طمانیت اور روحانی تسکین محسوس ہوتی ہو اور اس سے طبیعت کا زیادہ لگاؤ ہو اس کو باشرائط بارہ ہزار روزانہ چالیس دن تک پڑھنے سے تاثیرات

کا ظہور ہوتا ہے اور بامر اللہ تعالیٰ یقینی طور سے کامیابی ہو جاتی ہے۔

تسبیح اعظم (افضل التسابیح) کو بھی جس دینی یا دنیاوی مطلب کے لئے بارہ ہزار مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مراد بر آئے گی۔

افضل التسابیح۔ اعظم الاذکار۔ تسبیحات اسماء حسنیٰ۔ دعائے جلیلہ۔ درود شریف۔ طریقہ قلندریہ کی مخصوص چیزیں ہیں۔ یہ ہی پانچ معمول و مختار ہیں، اسرار الٰہی کے خزانوں کی یہی پانچ کنجیاں ہیں، جس کے قبضہ میں یہ پانچوں کنجیاں ہونگی دُنیا کی ہر چیز اُس کے زیر تصرف ہو گی۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

تسبیح اعظم (افضل التسابیح)

اللہ

اللہ

سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

روزانہ بعد نماز مغرب اسم اعظم کا نقش مبارک نظر میں جما کر آیۂ کریمہ (تسبیح اعظم) ۷۰ بار پڑھیں۔ جب نقش مبارک نگاہ میں جم جائے، لب و دنداں و چشم بند کر کے زبان کی حرکت کئے بغیر تسبیح اعظم ستر بار پڑھا کریں۔ وقت مقررہ پر یعنی بعد نماز مغرب ہمیشہ معمول رکھیں۔

تسبیحاتِ فجر:-

بِسمِ اللہِ سُبحانَہٗ وَتعالیٰ وَتبارکَ اِسمُہٗ

۱- سُبحانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ	لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ	اَلتَّوابُ الرَّحِیمُ
۲- سُبحانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ	لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ	اَلسَّمِیعُ العَلِیمُ
۳- سُبحانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ	لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ	اَلرَّحمٰنِ الرَّحِیمُ
۴- سُبحانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ	لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ	اَلحَیُّ القَیُّومُ
۵- سُبحانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ	لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ	اَلعَلِیُّ العَظِیمُ
۶- سُبحانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ	لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ	اَلعَزِیزُ الحَکِیمُ
۷- سُبحانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ	لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ	اَلحَکِیمُ الخَبِیرُ
۸- سُبحانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ	لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ	اَللَّطِیفُ الخَبِیرُ
۹- سُبحانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ	لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ	اَلغَفُورُ الرَّحِیمُ
۱۰- سُبحانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ	لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ	اَلقَوِیُّ العَزِیزُ
۱۱- سُبحانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ	لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ	اَلعَلِیمُ الحَکِیمُ
۱۲- سُبحانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ	لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ	اَلوَاحِدُ القَھَّارُ
۱۳- سُبحانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ	لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ	اَلخَلّٰقُ العَلِیمُ

١٤- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلسَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ
١٥- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ
١٦- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ
١٧- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلْحَقُّ الْمُبِيْنُ
١٨- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ
١٩- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ
٢٠- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ
٢١- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ
٢٢- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ
٢٣- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ
٢٤- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ
٢٥- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلْبَرُّ الرَّحِيْمُ
٢٦- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
٢٧- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلسَّلَامُ الْمُؤْمِنُ
٢٨- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

۲۹- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ
۳۰- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ
۳۱- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
۳۲- سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
۳۳ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ
۳۴ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ
۳۵ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ ∴ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ∴ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلٰوةٌ وَّسَلَامٌ عَلَيْهِ

تسبیحاتِ عصر:-

بِسْمِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَتَبَارَكَ اسْمُهٗ

۱- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ

۲- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ

۳- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ النُّوْرُ الْعَلِيْمُ

۴- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ

۵- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الرَّحِيْمُ الْكَرِيْمُ

۶- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ

۷- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَمِيْدُ الْمَجِيْدُ

۸- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ

۹- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْقَرِيْبُ الْمُجِيْبُ

۱۰- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ

۱۱- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الرَّؤُفُ الْعَفُوُّ

۱۲- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَالِكُ الْمَلِيْكُ

۱۳- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ

١٤- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الرَّبُّ الرَّفِيعُ

١٥- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَزِيزُ الْوَهَّابُ

١٦- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْمَلِيكُ الْمُقْتَدِرُ

١٧- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْغَنِيُّ الْحَلِيمُ

١٨- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَفِيظُ الْوَكِيلُ

١٩ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ

٢٠- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْبَدِيعُ الْقَادِرُ

٢١- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَافِظُ النَّاصِرُ

٢٢- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْمَلِكُ الْعَلَّامُ

٢٣- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ

٢٤- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيمُ الشَّهِيدُ

٢٥ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْأَوَّلُ الظَّاهِرُ

٢٦- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ اللَّطِيفُ الْبَاطِنُ

٢٧- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْخَبِيرُ الْآخِرُ

٢٨- سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَفِيظُ الرَّقِيبُ

۲۹- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الرَّقِيْبُ الْوَكِيْلُ

۳۰- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الشَّهِيْدُ الْمُقِيْتُ

۳۱- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَسِيْبُ الْجَامِعُ

۳۲ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاسِعُ الْمُحِيْطُ

۳۳ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْقَاهِرُ الْحَفِيْظُ

۳۴ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَكِيْلُ النَّصِيْرُ

۳۵- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلٰوةٌ وَّسَلَامٌ عَلَيْهِ

دعائے جلیلہ۔

تسبیحات کے بعد دعائے جلیلہ بھی ایک بار یا تین بار پڑھتے ہیں:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ؞ اَنْتَ وَلِيُّنَا۔ فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ؞ اِنَّكَ اَنْتَ السَّلَامُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؞

تسبیح اعظم الاذکار۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ؞ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ؞ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ؞ سُبُّوْحٌ، قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ؞ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ؞

درود شریف۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَ
بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

خزائن غیب کی پانچ کنجیاں

کلید اوّل- تسبیح اعظم (افضل التسابیح)

روزانہ بعد نماز مغرب تسبیح اعظم ستر بار پڑھنے سے صفائی باطن ہو کر آئندہ پیش آنے والے بعض واقعات و حالات کا قبل از وقت انکشاف ہونے لگتا ہے، تین سو ساٹھ بار روزانہ پڑھنے سے فراوانی کے ساتھ کشائش رزق ہوتی ہے، اور ایک ہزار بار روزانہ پڑھنے سے بعض خوارق عادات کا ظہور ہونے لگتا ہے۔

کلید دوم- تسبیحاتِ اسماءِ حسنیٰ:-

روزانہ بعد نماز فجر و بعد نماز عصر تسبیحاتِ اسماء ایک ایک بار

بے ناغہ پڑھنا دافع بلیّات و آفات اور باعث خیر و برکت ہوتا ہے۔ ہر تسبیح کثیر الخواص ہے، ہر حاجت، ہر غرض، ہر ضرورت اور ہر امر کے لئے خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی۔ مادّی ہو یا رُوحانی۔ دینی ہو یا دنیاوی۔ جس تسبیح کو بھی روزانہ بے ناغہ چالیس دن تک بارہ ہزار مرتبہ پڑھا جائے بامر اللہ تعالیٰ کامیابی ہوتی ہے۔

کلیارسوم۔ تسبیح اعظم الاذکار:۔

روزانہ بعد نماز عشاء تسبیح اعظم الاذکار ستر بار بے ناغہ پڑھنے سے روشن ضمیری پیدا ہوتی ہے۔ دریا کے کنارے بیٹھ کر پانی کی لہروں کی طرف دیکھتے ہُوئے روزانہ ۳۶۰ بار بے ناغہ چالیس دن تک پڑھنے سے عجائبات قدرت کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے۔ آسمان کی طرف نظر کر کے روزانہ شب میں بے ناغہ ایک ہزار بار پڑھنے سے عجائبات قدرت کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے، آسمان کی طرف نظر کر کے روزانہ شب میں بے ناغہ ایک ہزار پڑھنے سے چالیس دن کے بعد ایک عالم طلسم نظر کے سامنے سے گزرتا ہے جس سے ذوق و شوق میں افزونی ہوتی ہے۔ تسبیح اعظم الاذکار کثرت سے

پڑھنے والا نہایت پاکباز ہو جاتا ہے۔ جن و انس، وحوش و طیور، اور ملائکہ مانوس ہو جاتے ہیں۔ دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں، ہر چیز مسخر و تابع فرمان ہو جاتی ہے۔

کلید چہارم۔ دعائے جلیلہ :۔

روزانہ بعد نماز تہجد دعائے جلیلہ ستر بار پڑھنے سے تقرب الی اللہ کی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ ایک ہزار سات سو پچاس بار روزانہ بے ناغہ پڑھنے سے چالیس دن کے بعد کمالاتِ روحانی حاصل ہوتے ہیں اور مکاشفاتِ غیب ہونے لگتے ہیں۔ سکونِ خاطر اور اطمینانِ قلب میسر ہوتا ہے۔

کلید پنجم۔ درود شریف :۔

روزانہ بوقت خواب شب کو باوضو درود شریف پڑھنے سے زیارتِ باسعادت کا شرف نصیب ہوتا ہے۔ روزانہ بے ناغہ ایک ہزار سات سو پچاس بار پڑھنے سے چالیس دن کے بعد حجاباتِ نظر ہٹ جاتے ہیں۔ حضور و شہود کے ساتھ کشف و کرامت کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ کشفِ قلوب، کشفِ قبور،

کشف ارواح و ملائکہ، کشف ملکوت و جبروت، اور کراماتِ تصرفیہ و خوارقیہ کے حصول کے ساتھ ساتھ مقاماتِ قرب کی طرف ترقی ہوتی رہتی ہے۔

جس شخص کے قبضہ میں یہ پانچوں کنجیاں ہونگی دنیا کی ہر چیز اُس کے زیرِ تصرّف ہوگی۔

بعض خوش عقیدہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وظیفہ پڑھنے ہی سے ہر کام ہوجاتا ہے کسی شرط کی ضرورت نہیں، جب ناکام ہوتے ہیں تو وظیفہ کو بے اثر سمجھ کر بعض تو دعا کے ہی منکر ہوجاتے ہیں اور بعض یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔ کسی صاحب تصرّف بزرگ اور کسی باکرامت ولی اللہ سے رجوع کرنا چاہیئے وہ چاہیں گے تو چشم زدن میں سب کچھ ہوجائے گا۔

بیشک بزرگوں کے تصرّفات اور اولیاء اللہ کی کرامات حق ہیں مگر وہ اپنے اختیار و ارادہ سے کچھ نہیں کرسکتے، فیض رسانی کی بکثرت داستانیں عوام میں جو مشہور ہیں اُن میں بیشتر تو فرضی اور وضعی ہیں اور جنکی کچھ اصلیّت ہے وہ محض مقدرات اور مشیّتِ

الٰہی کے ماتحت ہیں۔

قبولیتِ دعا کے لئے ایمان اور عمل صالح شرط ہے، ایمان سے مراد عقائد صحیحہ ہیں جن میں شرک و الحاد کی آمیزش نہ ہو، اور عمل صالح سے مراد عبادات کی بجا آوری، اخلاق کی درستی، اور معاملات کی صفائی ہے۔ اگر عقائد میں شرک و الحاد کی آمیزش ہو گی اور اعمال میں خرابی ہو گی، عبادات مبتدعانہ ہونگی، اخلاق رذیلہ ہونگے، معاملات پراگندہ ہوں گے تو کوئی ورد وظیفہ اثر نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی بزرگ متوجہ ہو سکتے ہیں سمجھنا کہ بزرگوں کی نظر فیض اثر سب خرابیوں کی اصلاح اپنے تصرف سے کر سکتی ہے محض خوش فہمی ہے جو من گھڑت قصوں اور بے اصل افسانوں نے پھیلائی ہے۔ اگر اولیاء اللہ کی کرامات ہی انسانوں کی کایا پلٹ کر سکتی ہیں اور دنیا میں انقلاب برپا کر سکتی ہیں تو آج ایک انسان بھی غیر مسلم، فاسق و فاجر، بیمار اور مفلس موجود نہ ہوتا۔ بلکہ ہر شخص ولی کامل، مومن صالح، تندرست و توانا، اور امیر کبیر ہوتا۔

اذکار و اشغال سے باطن کی اصلاح ہوتی ہے اور وظائف

واوراد سے اکثر آفات و بلیّات بامر اللہ تعالیٰ ٹل جاتی ہیں اور خیر و برکت کے ساتھ مشکلات میں آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اولیاء اللہ تین بڑی قسموں میں منقسم ہیں:۔

۱۔ صاحبِ خدمت، یہ حضرات باطنی انتظام پر مامور ہوتے ہیں۔ ان کے متعدد مرتبے اور درجے ہیں، دربارِ اعلیٰ سے جو احکام صادر ہوتے ہیں اُن کی تعمیل کرتے ہیں اپنے اختیار و ارادہ سے کچھ نہیں کر سکتے۔

۲۔ صاحبِ ارشاد، یہ حضرات بندگانِ خدا کی اصلاحِ حال کے لئے مامور ہوتے ہیں۔ ان کے بھی مختلف مرتبے اور درجے ہیں، ان سے خلقِ خدا فیض و برکت اور ہدایت و روشنی حاصل کرتی ہے۔

۳۔ صاحبِ ولایت، یہ حضرات بڑے عالی مقام اور صاحب تصرّف ہوتے ہیں۔ ان کے بھی متعدّد اور مختلف مراتب و مدارج ہیں، مستجاب الدّعوات اور صاحب کشف و کرامت ہوتے ہیں، اور عموماً لوگوں سے دُور رہتے ہیں، یہ اصحاب اگر چاہیں تو اپنی ہمّت باطنی اور قوّتِ رُوحانی سے کام لے سکتے ہیں، اسی حد تک کہ جس کی

اجازت ان کو حاصل ہو۔

پاکباز لوگ حصولِ خیر و برکت کے لئے اور اپنے ظاہر و باطن کی اصلاحِ حال کے لئے کسی بزرگ ہستی سے بیعت کر کے ہدایت و فیض حاصل کرتے ہیں اور داخلِ سلسلہ ہو کر اس نسبت کو اپنا وسیلہ بناتے ہیں تاکہ ان کو اپنی استعداد اور صلاحیّت کی بمقدار سکونِ خاطر اور اطمینانِ قلب میسّر ہو۔

مرشد کا کام ہے راہِ حق بتانا اور اس راہ پر چلا دینا اور منزلِ مقصود تک رہنمائی کرنا۔ بعض لوگ فرضی قصّوں اور بے اصل داستانوں کے فریب میں مبتلا ہو کر یہ سمجھتے ہیں کہ صرف بیعت کر لینا اور محض داخلِ سلسلہ ہو جانا ہی جملہ منازل و مراحل طے کرا دے گا۔ اور مرشد کا فیض چشم زدن میں منزلِ مقصود تک پہنچا کر کامل بنا دے گا۔ ایسے لوگ مدّت العمر محروم رہتے ہیں، ریاضات و مجاہدات کرنے والے فضلِ الٰہی کے مستحق ہوتے ہیں نہ کہ کشف و کرامت اور تصرّفات اولیاء اللہ کے من گھڑت افسانوں میں اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے والے۔

ایسے اعمال و اشغال جن کی بنیاد شرک و فسق اور کفر و الحاد پر ہو، جادوگری اور شعبدہ بازی کے لئے ہوتے ہیں، سحر و طلسمات کا انجام جنون و دیوانگی یا تباہ حالی و پریشانی ہوا کرتا ہے۔

جو اعمال و اشغال شرک و فسق اور کفر و الحاد سے پاک ہوں مگر ان کو محض کشف و کرامت کے حصول کے شوق میں اختیار کیا جائے تو یہ بھی ایک طرح کی کم ظرفی اور نااہلی کی دلیل ہے۔

تمام عبادات و ریاضات اور جملہ اعمال و اشغال اور سب کارہائے خیر محض رضائے الٰہی اور خوشنودیٔ باری تعالیٰ کے لئے ہونا چاہیئے۔

کمالاتِ روحانی سے مراد ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا، دلوں کا حال معلوم کرنا، اور آئندہ کے احوال سے باخبر ہونا نہیں ہے۔ بلکہ کمالاتِ روحانی سے وہ اوصاف و قویٰ مراد ہیں جو شرافتِ انسانی کا مصداق ہیں، روحانیت جس قدر مجلیٰ ہو گی اسی قدر مقاماتِ قربِ ربّانی کی طرف ترقی ہو گی اور طمانیتِ قلبی نصیب ہو گی، کشف و کرامت محض انعامِ الٰہی ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے۔ علیٰ

قدرِ حوصلہ و ظرف اس نعمت سے سرفراز فرماتا ہے یہ ایک عطیۂ ربّانی ہے جو مخلص بندوں کو عطا ہوتا ہے، مخلص بندے کشف و کرامت کے حصول کے لئے عبادت و ریاضت نہیں کرتے۔ اُن کا مقصود تو رضائے رب اور اطمینانِ قلب ہوتا ہے۔

شہرت کے لئے اپنے آپ کو تماشا بنانا اور نمود و نمائش کے لئے اپنے کمالات کا مظاہرہ کرنا اور فیض رسانی خلق اللہ کا ڈھونگ رچانا محض خود فریبی ہے اور بُعدِ الٰہی کی نشانی ہے۔ حق پرست نگاہیں خود فریبی میں مبتلا دُور افتادہ کرشمہ سازوں کو جلد پرکھ لیتی ہیں اور شہرت پسند تماشا پرستوں کو عزّت کی جگہ ذلت نصیب ہوتی ہے۔ حق پرستوں کا کام راہِ حق دکھانا ہے نہ کہ فیض رسانی کا ڈھونگ پھیلانا۔

ایسے تمام اعمال و اشغال قابلِ نفرین ہیں جن کا مقصود محض تماشا اور شہرت بزرگی ہو، عقائد صحیحہ اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی نیّت سے پروردگار کے پاک ناموں کی تسبیح پڑھنے سے سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ، نے اپنے بندوں سے جو مومن و صالح ہیں دُنیا و آخرت میں سربلندی اور ملک و حکومت کی وراثت کا وعدہ فرمایا ہے۔ خواہ یہ وراثتِ مملکت و حکومت ظاہری ہو یا باطنی، مادی ہو یا روحانی مشروط ہے ایمان کامل اور عملِ صالح سے، محض زبانی اقرار اور دکھاوے کے اعمال سے استحقاق وراثت و خلافت نہیں ہوتا بلکہ صدق دلی کے ساتھ عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ہی اخلاق کی پاکیزگی اور معاملات باہمی کی صفائی بھی ضروری ہے۔

ساری دُنیا کے انسان تو قلندر نہیں بن سکتے۔ کیونکہ یہ چیز ایمانِ کامل اور عمل صالح سے مشروط ہے اور ایمان کامل و عمل صالح کی تحصیل بغیر تصدیق بالقلب اور باطنی و روحانی پاکیزگی کے ممکن نہیں۔ اسی لئے جب اعراب نے کہا کہ ہم ایمان لائے تو حکم ہُوا۔ یُوں مت کہو کہ ہم ایمان لائے۔ ایمان نے تو تمہارے دلوں کو چُھوا ابھی نہیں۔ ہاں یہ کہو کہ ہم اسلام لائے۔ کیونکہ مسلمان تو ہر وہ شخص ہو سکتا ہے جو زبانی اقرار کے ساتھ ظاہری احکام کی تعمیل قبول کرے۔

ہر زمانہ میں وہی لوگ زمین کے وارث اور مملکت ظاہری و مادی

یا حکومت باطنی و رُوحانی کے مستحق قرار پائے جو مومنینِ صادق اور صالحینِ کامل تھے، آج بھی ہر وہ شخص سربلندی کی عزّت، مملکتِ ظاہری کی وراثت، حکومتِ باطنی اور قربِ ربّانی کی نعمت سے مشرف ہو سکتا ہے جو مومن صادق اور صالح کامل ہو۔

"ایمان والوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ جو اعمالِ صالحہ پر کاربند ہوں گے اُن کو زمین میں خلافت (مملکتِ ظاہری و مادی اور حکومتِ باطنی و رُوحانی) عطا فرمائے گا جیسی ان لوگوں کو عطا فرمائی تھی جو پہلے گزر چکے اور ان کے لئے پسندیدہ معاشرۂ حیات کو مضبوط بنا دے گا اور خوف کے بدلے امن بخشے گا۔" (سورۂ نور)

جب تک قلبی جذبات اور خیالی تصوّرات کو شرک و الحاد اور فسق و بدعت کی نجاست و کثافت سے پاک نہ کیا جائے لطائف باطنی اور کمالاتِ رُوحانی کا حصُول ممکن نہیں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

شجرۂ قلندریہ صدیقیہ

حضرت سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام الثقلین سیدنا ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ	حضرت امام المشارق والمغارب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
خادم رسول اللہ آقائے قلندراں حضرت بلال حبشی رض	سید الاصفیا حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ سعید حبشی رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ محمود صفراری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حافظ سلطان ادہمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبد الرحمٰن بدخشی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محمد فرخ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ محمد ارشد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ محمد مرشد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ سراج احمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ حافظ جمال الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ حبیب الرحمٰن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ اسد الرحمان قدسی اعلی اللہ مقامہم

شجرۂ قلندریہ حیدریہ

حضرت ختم الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت امام الاولیا سیدنا علی حیدر کرم اللہ وجہہ
حضرت سید الشہدا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
حضرت سید الطائفہ بایزید بسطامی قدس سرہٗ

حضرت سید جمال مجرد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبداللہ علمبردار رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ	حضرت بدیع الدین مدار رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ	حضرت شاہ اجمل رحمۃ اللہ علیہ
حضرت محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ	حضرت شاہ بڈھن رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ	حضرت شاہ درویش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ احمد مجدد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ گل رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میرزا مظہر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ جمال الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ حبیب الرحمان گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ اسد الرحمان قدسی اعلی اللہ مقامہم

طمانیت قلبی اور تسکین روحانی

کیلئے

بیش بہا تحفہ

ازحضرت مرشدنا سید اسد الرحمان قدسی مد ظلہ العالی

علم و عرفان	(علمی معلومات)	۳/۸
اطمینان قلب	(عملی تعلیمات)	۱/۸
معارف وطریقت	(حق و تحقیقات)	۱/۴
فیضان قدسی	(ذوقی معلومات)	۱/-

کتابت و طباعت نہایت حسین ، اگر مقامی
کتب فروش سے نہ مل سکیں تو ہمیں لکھئے

★

گوشۂ ادب ، چوک انارکلی ، لاہور

رپن پریس ، لاہور